بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ﴾ (یعنی اعمال کے بناؤ اور بگاڑ کا دارومدار نیتوں پر ہی ہے۔)

UNIVERSAL TALENT & THOUGHTS CREATION !

WhatsApp / Mob # +92 313 733 7527 | Mail: info@uttcs.com | tazkara01@gmail.com | www.uttcs.com

Islamic Informative Worldwide Competitions (IIWC)

(تذکرۂ امتحان اور پیغام برائے اعلیٰ مقام) (حصہ سوئم)

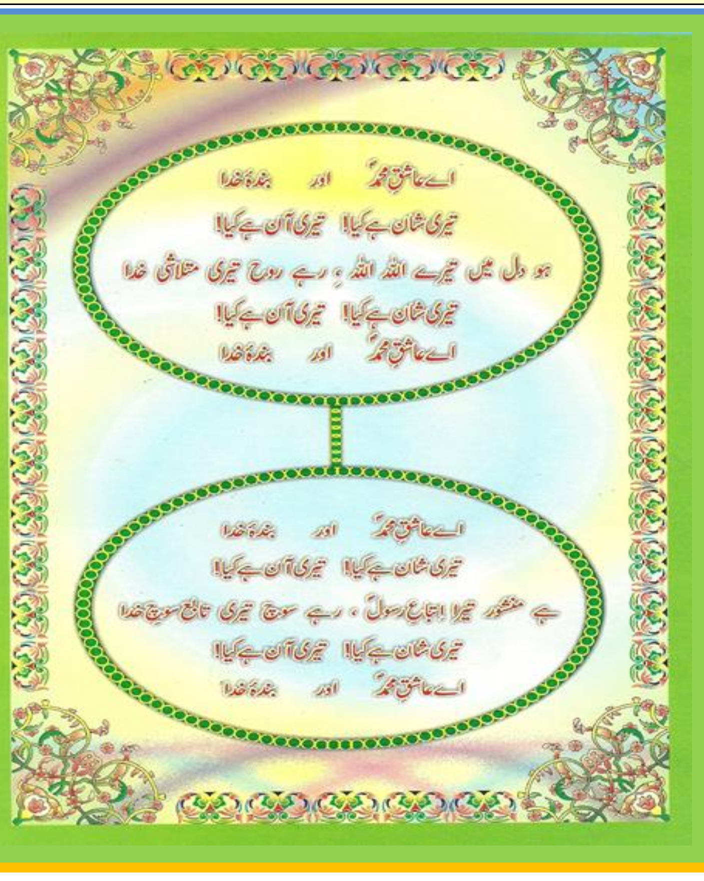

تذکرۂ
امتحان
اور
پیغام
برائے
اعلیٰ
مقام
(حصہ سوئم)

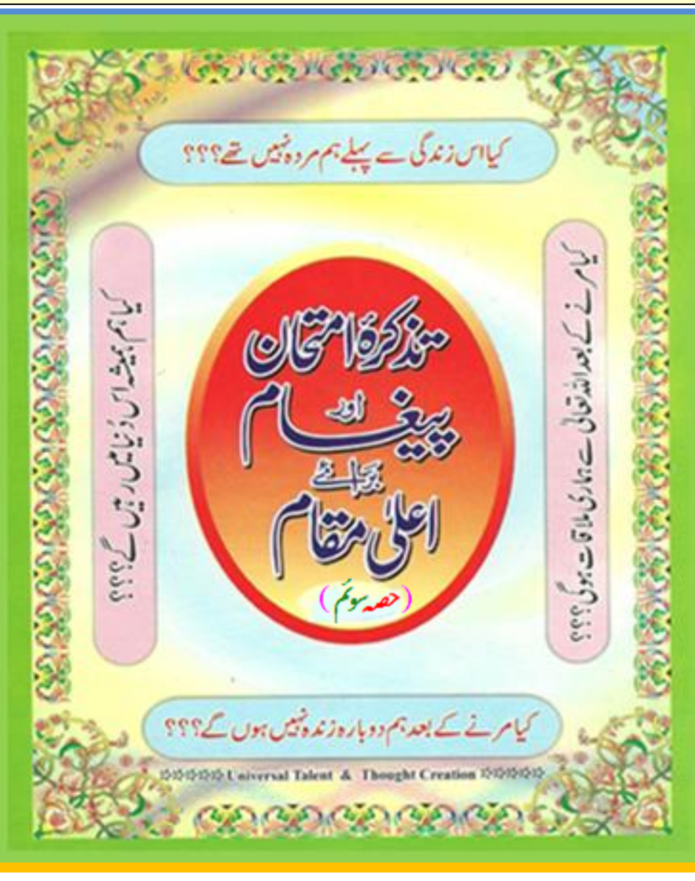

(تذکرۂ امتحان اور پیغام برائے اعلیٰ مقام) (حصہ سوئم)

تذکرۂ امتحان اور پیغام برائے اعلیٰ مقام | (حصہ اوّل) | میں، قرآن و احادیث کی روشنی میں، دُنیا میں انسانی زندگی کا اصل مقصد، موت، عالمِ برزخ، قیامت کا منظر، دوبارہ زندگی، اللہ تعالیٰ کے لوگوں سے خطاب، سوال و جواب، اہلِ جنت و دوزخ اور اہلِ اعراف کے حالات۔ اس کے علاوہ، حصہ اوّل میں، حضورﷺ کی مکی و مدنی زندگی کے مختلف اَدوار، قرآن، مقصدِ قرآن، مکی و مدنی سورتوں کی چند خصوصیات، انسان کی حیثیت اور حقیقت، کے بارے میں اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

تذکرۂ امتحان اور پیغام برائے اعلیٰ مقام | (حصہ دوئم) | میں قرآن پاک کی تمام (114) سورتوں کا نہایت ہی مختصر سا تعارف، خلاصہ اور کچھ لمبی سورتوں کے چند مضوعات کا انڈکس بھی بیان کیا گیا ہے۔

تذکرۂ امتحان اور پیغام برائے اعلیٰ مقام | (حصہ سوئم) | اس کتاب کے (حصہ اوّل) میں جو معلومات فراہم کی گئی ہیں، ان کو چھوٹے چھوٹے نوٹ کی صورت میں، کتاب کے اس حصے (حصہ سوئم) میں بیان کیا گیا ہے۔

تذکرۂ امتحان اور پیغام برائے اعلیٰ مقام، میں فراہم کردہ معلومات کا مقصد، عام انسانوں اور خصوصی طور پر مسلمانوں کو، پیغاماتِ ربانی اور ارشاداتِ رسولﷺ کی یاددہانی کرانا ہے۔ اس لیے آپ سے گذارش ہے کہ، آپ اپنے فارغ اوقات میں ضرور اس کا مطالعہ کریں اور اگر ممکن ہو تو برائے مہربانی، اور لوگوں تک بھی بھیج کر شکریہ کا موقع دیں۔

برائے مہربانی یہ معلومات اور لوگوں تک ضرور بھیج دیں، شکریہ۔

فہرست عنوانات

Kindly share it with others, Thanks.

01	امتحان ہے یہ زندگی !	02	امتحان کے وقت کا خاتمہ (موت) !	03	قیامت کا منظر !
04	ناکام اُمیدواروں کا ٹھکانہ !	05	کامیاب اُمیدواروں کا مقام !	06	انسان کی حقیقت
07	اسلامی معلوماتی مقابلہ	08	قرآن اور مقصدِ قرآن	09	Informative Competitions

پیغاماتِ ربانی > امتحان (آزمائش) ہے یہ زندگی !

↑ TOP ↑

01	﴿ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا تا کہ اس کا امتحان لیں' اس غرض کے لیے ہم نے اسے سننے اور دیکھنے والا بنایا۔ الدھر-۲﴾
02	﴿جس نے موت اور زندگی کو ایجاد کیا تا کہ تم لوگوں کو آزما کر دیکھے کہ تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے ؟ المُلك -۲﴾
03	﴿ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش (امتحان) ہیں' اور اللہ ہی ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے۔ التغابن -۱۵﴾
04	﴿ہم ضرور تمہیں خوف وخطر' فاقہ کشی اور جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔ بقرہ-۱۵۵﴾
05	﴿تمہارا مال اور تمہاری اولاد حقیقت میں سامانِ آزمائش (امتحان) ہیں' اور اللہ کے پاس اجر دینے کے لیے بہت کچھ ہے۔ انفال - ۲۸﴾
06	﴿تم میں سے بعض کو بعض کے مقابلے میں زیادہ بلند درجے دیئے' تا کہ جو کچھ تم کو دیا ہے' اس میں تمہاری آزمائش کرے' الانعام-۱۶۵﴾
07	﴿جو کچھ بھی سروسامان زمین پر ہے اس کو ہم نے زمین کی زینت بنایا ہے' تا کہ ان لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے؟ الکھف۔۷﴾
08	﴿دراصل ہم نے تم لوگوں کو ایک دوسرے کے لیے آزمائش کا ذریعہ بنا دیا ہے' کیا تم صبر کرتے ہو؟ تمہارا رب سب کچھ دیکھتا ہے۔ الفرقان - ۲۰﴾
09	﴿ہم ضرور تم لوگوں کو آزمائش میں ڈالیں گے تا کہ تمہارے حالات کی جانچ کریں اور دیکھ لیں کہ تم میں مجاہد اور ثابت قدم کون ہیں؟ محمد﴾
10	﴿کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔ یقیناً آنکھ' کان اور دل سب ہی کی بازپُرس ہونی ہے۔ بني اسرائيل - ۳۶﴾
11	﴿اس (موسیٰ) کی قوم کے لوگوں نے کہا' کہ تیرے آنے سے پہلے بھی ہم ستائے جاتے تھے اور تیرے آنے پر بھی ہم ستائے جا رہے ہیں۔ اس نے کہا' کہ قریب ہے وہ وقت کہ تمہارا رب' تمہارے دُشمن کو ہلاک کر دے' اور تم کو زمین میں خلیفہ بنائے' پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو ؟ الاعراف-۱۲۹﴾
12	﴿ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ اتنا کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے' کہ ہم ایمان لائے' اور ان کو آزمایا نہ جائے گا' حالانکہ ہم ان سب کی آزمائش کر چکے ہیں' جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ سچے کون ہیں؟ اور جھوٹے کون؟ العنکبوت ۲-۳﴾
13	﴿ اے محمدؐ، ہیشگی تو ہم نے تم سے پہلے بھی کسی انسان کے لیے نہیں رکھی ہے۔ اگر تم مر گئے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ جیتے رہیں گے ؟ ہر جاندار کو موت کا مزا چکھنا ہے۔ اور ہم اچھے اور بُرے حالات میں ڈال کر تم سب کی آزمائش کر رہے ہیں۔ آخر کار تمہیں ہماری ہی طرف پلٹنا ہے۔ الأنبياء -۳۵﴾
14	﴿مسلمانو! تمہیں مال اور جان دونوں کی آزمائشیں پیش آ کر رہیں گی، اور تم اہلِ کتاب اور مشرکین سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے۔ اگر ان سب حالات میں تم صبر اور خداترسی کی روش پر قائم رہو تو یہ بڑے حوصلے کا کام ہے۔ آل عمران -۱۸۶﴾

15 ﴿ہم نے ان کو زمین میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے بہت سی قوموں میں تقسیم کر دیا' کچھ لوگ ان میں نیک تھے اور کچھ اس سے مختلف' اور ہم ان کو اچھے اور بُرے حالات سے آزمائش میں مبتلا کرتے رہے' کہ شاید یہ پلٹ آئیں.﴾

16 ﴿آخر کو جب ان دونوں نے سرِ تسلیم خم کر دیا اور ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو ماتھے کے بل گرا دیا' اور ہم نے ندا دی کہ، اے ابراہیم! تو نے خواب سچ کر دکھایا' ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں. یقیناً یہ ایک کھلی آزمائش (امتحان) تھی. الصٰفٰت﴾

17 ﴿مگر انسان کا حال یہ ہے کہ جب اس کا رب اس کو آزمائش (امتحان) میں ڈالتا ہے' اسے عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنا دیا' اور جب اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے، تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا. الفجر ۱۵-۱۶﴾

18 ﴿یہی انسان جب ذرا سی مصیبت اسے چھو جاتی ہے' تو ہمیں پکارتا ہے اور جب اسے ہم اپنی طرف سے نعمت دے کر ابھار دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھے علم کی بنا پر دیا گیا ہے. نہیں! بلکہ یہ آزمائش (امتحان) ہے' مگر ان میں اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں. الزمر-۴۹﴾

19 ﴿اور وہی (اللہ) ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا' جب کہ اس سے پہلے اس کا عرش پانی پر تھا' تا کہ تم کو آزما کر دیکھے' کہ تم میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے؟ ھود - ۷﴾

20 ﴿نوحؑ نے دُعا کی، اے میرے رب! ان لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے تو میری مدد فرما. تب ہم نے نوحؑ کی طرف وحی کی کہ ہماری نگرانی و ہدایات کے مطابق کشتی بناؤ ..... اس واقعہ میں کئی نشانیاں ہیں اور آزمائش تو ہم کر کے ہی رہتے ہیں. المومنون ۲۳-۳۰﴾

21 ﴿بنی اسرائیل کو ہم نے سخت ذِلت کے عذاب میں فرعون سے نجات دی، جو حد سے گزر جانے والوں میں فی الواقع بڑے اونچے درجے کا آدمی تھا. اور ان کی حالت جانتے ہوئے ان کو دُنیا کی دوسری قوموں پر ترجیح دی، اور انہیں ایسی نشانیاں دکھائیں جن میں آزمائش تھی. الدخان﴾

22 ﴿مچھلیاں سبت ہی کے دن اُبھر اُبھر کر سطح پر ان کے سامنے آتی تھیں' اور سبت (ہفتہ) کے سوا باقی دنوں میں نہیں آتی تھیں' یہ اس لیے ہوتا تھا' کہ ہم ان کو ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے آزمائش (امتحان) میں ڈال رہے تھے. الاعراف-۱۶۳﴾

23 ﴿ اللہ جس کو چاہتا ہے رزق کی فراخی بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا رزق دیتا ہے. یہ لوگ دُنیوی زندگی میں مگن ہیں' حالانکہ دُنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک متاعِ قلیل کے سوا کچھ بھی نہیں. الرعد-۲۶﴾

24 ﴿ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک شریعت اور ایک راہِ عمل مقرر کی. اگر چہ تمہارا خدا چاہتا تو تم سب کو ایک اُمت بھی بنا سکتا تھا. لیکن اُس نے یہ اس لئے کیا کہ جو کچھ اس نے تم لوگوں کو دیا ہے اُس میں تمہاری آزمائش کرے. لہٰذا بھلائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو. المائدہ -۴۸﴾

25 ﴿ یہ ہے تمہارے کرنے کا کام. اللہ چاہتا تو خود ہی ان سے نمٹ لیتا، مگر (یہ طریقہ اس نے اس لیے اختیار کیا ہے) تا کہ تم لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے سے آزمائے، اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں گے اللہ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہ کرے گا. محمد﴾

26 ﴿ تم لوگوں کو جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ محض دُنیا کی زندگی کا سامان اور اسکی زینت ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے بہتر اور باقی تر ہے. کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے؟ القصص - ۶۰﴾

27 ﴿ لوگوں کے لیے مرغوباتِ نفس' عورتیں' اولاد' سونے چاندی کے ڈھیر' چیدہ گھوڑے' مویشی اور زرعی زمینیں' بڑی خوش آیند بنا دی گئی ہیں' مگر یہ سب دُنیا کی چند روزہ زندگی کے سامان ہیں. حقیقت میں جو بہتر ٹھکانا ہے وہ تو اللہ کے پاس ہے. آلِ عمران-۱۴﴾

28 ﴿فلاح پا گیا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی' اور اپنے رب کا نام یاد کیا' پھر نماز پڑھی. مگر تم لوگ دُنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو' حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے. الاعلیٰ﴾

29 ﴿اگر کبھی ہم انسان کو اپنی رحمت سے نوازنے کے بعد پھر اس کو محروم کر دیتے ہیں تو وہ مایوس ہوتا ہے اور ناشکری کرنے لگتا ہے. اور اگر اُس مصیبت کے بعد جو اُس پر آئی تھی' ہم اُسے نعمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو کہتا ہے میرے تو سارے دلدر پار ہو گئے' پھر وہ پھولا نہیں سماتا اور اکڑنے لگتا ہے. ھود ۹-۱۱﴾

30 ﴿ اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا اس حالت میں کہ تم کچھ نہ جانتے تھے. اس اللہ نے تمہیں کان دیئے' آنکھیں دیں' اور سوچنے والے دل دیئے' اس لیے کہ تم شکر گزار بنو. النحل -۷۸﴾

31 ﴿جس روز اللہ ان کو اکٹھا کرے گا تو (یہی دُنیا کی زندگی انہیں ایسی محسوس ہوگی) گویا یہ لوگ گھڑی بھر آپس میں جان پہچان کرنے کو ٹھہرے تھے. (اُس وقت تحقیق ہو جائے گا) فی الواقع سخت گھاٹے میں رہے وہ لوگ' جنھوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا اور ہرگز وہ راست پر نہ تھے. یونس﴾

34 ﴿ لوگو! تم سے پہلے کی قوموں کو ہم نے ہلاک کر دیا جب انہوں نے ظلم کی روش اختیار کی' اور ان کے رسولؑ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آئے اور انہوں نے ایمان لا کر ہی نہ دیا. اس طرح ہم مجرموں کو ان کے جرائم کا بدلہ دیا کرتے ہیں. اب ان کے بعد ہم نے تم کو زمین میں جگہ دی ہے، تا کہ دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ یونس ۱۳-۱۴﴾

35 ﴿ یہ حقیقت ہے کہ بہت سے جن اور انسان ایسے ہیں جن کو ہم نے جہنم ہی کے لیے پیدا کیا ہے. ان کے پاس دل ہیں' مگر وہ ان سے سوچتے نہیں' ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں ان کے پاس کان ہیں' مگر وہ ان کے ساتھ سنتے نہیں. وہ جانوروں کی طرح ہیں' بلکہ اُن سے بھی زیادہ گئے گزرے' یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں کھوئے گئے ہیں. الاعراف-۱۷۹﴾

پیغاماتِ ربانی > امتحانِ زندگی کے مقررہ وقت کا خاتمہ (موت) اور انسان کی کیفیت !

↑ TOP ↑

01 ﴿ جب مرنے والے کی جان حلق تک پہنچ چکی ہوتی ہے اور تم آنکھوں دیکھ رہے ہوتے ہو کہ وہ مر رہا ہے' اس وقت اس کی نکلتی ہوئی جان کو تم واپس کیوں نہیں لے آتے؟ اس وقت تمہاری نسبت ہم اس (مرنے والے) کے زیادہ قریب ہوتے ہیں' مگر تم کو نظر نہیں آتے. الواقعہ﴾

02 ﴿مرنے والا اگر مقربین میں سے ہو تو اس کے لیے راحت اور عمدہ رزق اور نعمت بھری جنت ہے. اور اگر وہ مرنے والا اصحابِ یمین میں سے ہو تو اس کا استقبال یوں ہوتا ہے کہ سلام ہے تجھے' تو اصحاب الیمین میں سے ہے. الواقعہ﴾

03 ﴿(مرنے والا) اگر جھٹلانے والے گمراہ لوگوں میں سے ہو تو اس کی تواضع کے لیے کھولتا ہوا پانی اور جہنم میں جھونکا جانا' یہ سب کچھ قطعی حق ہے. الواقعہ﴾

04 ﴿ جب جان حلق تک پہنچ جائے گی اور کہا جائے گا کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا اور آدمی سمجھ لے گا کہ یہ دُنیا سے جدائی کا وقت ہے' اور پنڈلی سے پنڈلی جڑ جائے گی' وہ دن ہوگا تیرے رب کی طرف روانگی کا. القیمہ ۲۷-۳۰﴾

05 ﴿دیکھو وہ موت کی جان کنی حق لے کر آ پہنچی' یہ وہی چیز ہے' جس سے تو بھاگتا تھا' اور پھر صور پھونکا گیا' یہ ہے وہ دن جس کا تجھے خوف دلایا جاتا تھا. ق﴾

06 ﴿پھر اس وقت کیا حال ہوگا؟ جب فرشتے ان کی روحیں قبض کریں گے' اور ان کے منہ اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے انہیں لے جائیں گے. محمد﴾

حدیث > جب جنازہ تیار ہوتا ہے' پھر مرد اس کو اپنی گردنوں پر اُٹھا لیتے ہیں' اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھ کو آگے لے چلو. اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے' ہائے خرابی' جنازہ کہاں لئے جاتے ہو. اس کی آواز آدمی کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے. اگر آدمی سنے تو بے ہوش ہو جائے. (صحیح بخاری)

پیغاماتِ ربانی > قیامت کا منظر ! > قیامت کا دن !

↑ TOP ↑

01 ﴿ عظیم حادثہ ! کیا ہے وہ عظیم حادثہ ؟ تم کیا جانو کہ وہ عظیم حادثہ کیا ہے؟ وہ دن جب لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح اور پہاڑ رنگ برنگ کے دُھنکے ہوئے اُون کی طرح ہوں گے ... القارعہ ﴾

02 ﴿ جب زمین اپنی پوری شدت کے ساتھ ہلا ڈالی جائے گی .اور زمین اپنے اندر کے سارے بوجھ نکال کر باہر ڈال دے گی' اور انسان کہے گا کہ یہ اس کو کیا ہو رہا ہے؟ اس روز وہ اپنے (اوپر گزرے ہوئے) حالات بیان کردے گی .کیونکہ تیرے رب نے اسے (ایسا کرنے کا) حکم دیا ہوگا... الزلزال ﴾

03 ﴿ جب وہ ہونے والا واقعہ پیش ہو جائے گا' تو کوئی اس وقوع کو جھٹلانے والا نہ ہوگا' وہ تہہ و بالا کر دینے والی آفت ہوگی' زمین اس روز یک بارگی ہلا ڈالی جائے گی .اور پہاڑ اس طرح ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے کہ پراگندہ غبار بن کر رہ جائیں گے ... الواقعہ ﴾

04 ﴿ جب ایک دفعہ صور میں پھونک ماردی جائے گی .اور زمین اور پہاڑوں کو اُٹھا کر ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا .اس روز وہ ہونے والا واقعہ پیش آئے گا .اس روز آسمان پھٹے گا .اور زمین کی بندش ڈھیلی پڑ جائے گی فرشتے اس کی اطراف و جوانب میں ہوں گے ... الحاقہ ﴾

05 ﴿ چاند سورج ملا کر ایک کر دیئے جائیں گے' اس وقت یہی انسان کہے گا' کہاں بھاگ کر جاؤں؟ ہرگز نہیں' وہاں کوئی جائے پناہ نہ ہوگی' اس روز تیرے رب ہی کے سامنے جا کر ٹھہرنا ہوگا .اس روز انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا کرایا بتا دیا جائے گا' بلکہ انسان خود ہی اپنے آپ کو خوب جانتا ہے . القیامہ ﴾

06 ﴿ قیامت کے برپا ہونے کا معاملہ کچھ دیر نہ لے گا' مگر بس اتنی کہ جس میں آدمی کی پلک جھپک جائے' بلکہ اس سے بھی کچھ کم ... النحل ﴾

07 ﴿ فکر اس دن کی ہونی چاہیے جبکہ پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم زمین کو بالکل برہنہ پاؤ گے اور ہم تمام انسانوں کو اس طرح گھیر کر جمع کریں گے کہ اگلوں پچھلوں میں سے ایک بھی نہ چھوٹے گا .اور سب کے سب تمہارے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے ... الکہف ﴾

08 ﴿ آخر کار جب وہ کان بہرے کر دینے والی آواز بلند ہوگی ...... اس روز آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا .ان میں سے ہر شخص پر ایسا وقت آپڑے گا کہ اسے اپنے سوا کسی کا ہوش نہ ہوگا ... عبس ﴾

09 ﴿ جب سورج لپیٹ دیا جائے گا .اور جب تارے بکھر جائیں گے .اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے .اور جب دس مہینے کی حاملہ اونٹنیاں اپنے حال پر چھوڑ دی جائیں گی .اور جب جنگلی جانور سمیٹ کر اکٹھے کر دیئے جائیں گے .اور جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے .اور جب جانیں (جسموں سے) جوڑ دی جائیں گی ... التکویر ﴾

10 ﴿ جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا' کہ وہ کس قصور میں ماری گئی؟ جب اعمال نامے کھولے جائیں گے .جب آسمان کا پردہ ہٹا دیا جائے گا .جب جہنم دہکائی جائے گی .جب جنت قریب لے آئی جائے گی . اس وقت ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے؟ التکویر ﴾

11 ﴿ بس ایک جھڑکی ہوگی اور یکا یک یہ اپنی آنکھوں سے (وہ سب کچھ جس کی خبر دی جا رہی ہے) دیکھ رہے ہوں گے .اس وقت یہ (مجرم) کہیں گے کہ ہائے! ہماری کم بختی یہ تو یوم الجزا ہے ...... یہ وہی فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے ... الصّٰفّٰت ﴾

12 ﴿ آٹھ فرشتے اس دن تیرے رب کا عرش اپنے اوپر اُٹھائے ہوئے ہوں گے .وہ دن ہوگا جب تم پیش کیے جاؤ گے .تمہارا کوئی راز بھی چھپا نہ رہ جائے گا . الحاقہ ﴾

13 ﴿ کیا تمہیں اس چھا جانے والی کی خبر پہنچی ہے؟ کچھ چہرے اس روز خوف زدہ ہوں گے' سخت مشقت کر رہے ہوں گے' تھکے جاتے ہوں گے' شدید آگ میں جھلس رہے ہوں گے' کھولتے ہوئے چشمے کا پانی انہیں پینے کو دیا جائے گا' خاردار سوکھی گھاس کے سوا کوئی کھانا ان کے لیے نہ ہوگا .. الغاشیہ ﴾

14 ﴿ جب زمین پے در پے کوٹ کوٹ کر ریگ دار بنا دی جائے گی' اور تمہارا رب جلوہ فرما ہوگا اس حال میں کہ فرشتے صف در صف کھڑے ہوں گے اور جہنم اس روز سامنے لے آئی جائے گی' اس روز انسان کو سمجھ آئے گی' اور اس وقت اس کے سمجھنے کا کیا حاصل ؟ ... الفجر ﴾

15 ﴿ لُو دیکھ لو' آ گئے نا تم ہمارے پاس' اسی طرح جیسا کہ ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا' تم نے تو یہ سمجھا تھا کہ ہم نے تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت مقرر ہی نہیں کیا ہے ... الکہف ﴾

16 ﴿ اے مجرمو! آج تم چھٹ کر علیحدہ ہو جاؤ ، آدم کے بچو! میں نے تم کو ہدایت نہ کی تھی کہ شیطان کی بندگی نہ کرو؟ وہ تمہارا کھلا دُشمن ہے اور میری ہی بندگی کرو' یہی سیدھا راستہ ہے .مگر اس کے باوجود اس نے تم میں سے ایک گروہ کثیر کو گمراہ کر دیا' کیا تم عقل نہیں رکھتے تھے ؟ یٰسٓ ﴾

17 ﴿ یہ وہی جہنم ہے جس سے تم کو ڈرایا جاتا تھا' جو کفر تم دُنیا میں کرتے رہے ہو' اس کی پاداش میں اب تم اس کا ایندھن بنو .آج ہم ان کے منہ بند کیے دیتے ہیں .ان کے ہاتھ ہم سے بولیں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ یہ دُنیا میں کیا کمائی کرتے رہے ہیں ؟ ... یٰسٓ ﴾

18 ﴿ نامۂ اعمال سامنے رکھ دیا جائے گا' اس وقت تم دیکھو گے کہ مجرم لوگ اپنی کتابِ زندگی کے اندراجات سے ڈر رہے ہوں گے' اور کہہ رہے ہوں گے کہ ہائے! ہماری کم بختی! یہ کیسی کتاب ہے' کہ ہماری کوئی چھوٹی بڑی حرکت ایسی نہیں رہی جو اس میں درج نہ ہو ... الکہف ﴾

19 ﴿ (حکم ہوگا) گھیر لاؤ سب ظالموں کو اور ان کے ساتھیوں کو' اور ان معبودوں کو جن کی وہ خدا کو چھوڑ کر بندگی کیا کرتے تھے' پھر ان سب کو جہنم کا راستہ دکھاؤ !------اور ذرا انہیں ٹھہراؤ ! ------ان سے کچھ پوچھنا ہے' کیا ہو گیا ہے تمہیں؟ اب کیوں ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ؟ ... الصّٰفّٰت ﴾

20 ﴿ ارے! آج تو یہ اپنے آپ کو (اور ایک دوسرے کو) حوالے کیے دے رہے ہیں .اس کے بعد ایک دوسرے کی طرف مڑیں گے اور باہم تکرار شروع کر دیں گے .(پیروی کرنے والے اپنے پیشواؤں سے) کہیں گے کہ تم ہمارے پاس سیدھے رُخ سے آتے تھے' وہ جواب دیں گے' نہیں!... الصّٰفّٰت ﴾

21 ﴿ بلکہ تم خود ایمان لانے والے نہ تھے' ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا' تم خود ہی سرکش لوگ تھے . آخر کار ہم اپنے رب کے اس فرمان کے مستحق ہو گئے کہ ہم عذاب کا مزہ چکھنے والے ہیں' سو ہم نے تم کو بھٹکا دیا' ہم خود بہکے ہوئے لوگ تھے ... الصّٰفّٰت ﴾

22 ﴿ جس کے پلڑے بھاری ہوں گے' وہ دل پسند عیش میں ہوگا' اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے اس کی جائے قرار گہری کھائی ہوگی' اور تمہیں کیا خبر کہ وہ کیا چیز ہے ؟ بھڑکتی ہوئی آگ ... القارعہ ﴾

23 ﴿ لوگ اس روز تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے .دائیں بازو والے' سو دائیں بازو والوں (کی خوش نصیبی) کا کیا کہنا .اور بائیں بازو والے، تو بائیں بازو والوں (کی بد نصیبی) کا کیا ٹھکانہ • اور آگے والے، تو پھر آگے والے ہی ہیں .وہی تو مقرب لوگ ہیں .نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے ... الواقعہ ﴾

24 ﴿ کیا انسان سمجھ رہا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہ کر سکیں گے؟ کیوں نہیں؟ ہم تو اس کی انگلیوں کی پور پور تک ٹھیک بنا دینے پر قادر ہیں .مگر انسان چاہتا ہے کہ آگے بھی بداعمالیاں کرتا رہے .پوچھتا ہے' کہ آخر کب آتا ہے وہ قیامت کا دن؟ پھر جب دیدے پتھرا جائیں گے' اور چاند بے نور ہو جائے گا . القیامہ ﴾

25 ﴿ اس روز لوگ متفرق حالت میں پلٹیں گے تا کہ ان کے اعمال ان کو دکھائے جائیں .پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا' اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی وہ بھی اس کو دیکھ لے گا . الزلزال ﴾

26 ﴿ کچھ چہرے اس روز دَمک رہے ہوں گے' ہشاش بشاش اور خوش و خرم ہوں گے .اور کچھ چہروں پر اس روز خاک اُڑ رہی ہوگی اور کلونس چھائی ہوئی ہوگی . یہی کافر و فاجر لوگ ہوں گے ... عبس ﴾

27 ﴿ حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے .اور وہ خود اس پر گواہ ہے' اور وہ مال و دولت کی محبت میں بُری طرح مبتلا ہے .تو کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا ؟ جب قبروں میں جو کچھ (مدفون) ہے نکال لیا جائے گا .اور سینوں میں جو کچھ (مخفی) ہے' اسے برآمد کر کے اس کی جانچ پڑتال کی جائے گی . العٰدیٰت ﴾

28 ﴿ وہ (مجرم انسان) کہے گا کہ کاش ! میں نے اس زندگی کے لیے کوئی پیشگی سامان کیا ہوتا ! پھر اس روز اللہ جو عذاب دے گا ویسا عذاب دینے والا کوئی نہ ہوگا' اور اللہ جیسا باندھے گا ویسا باندھنے والا بھی کوئی نہ ہوگا ... الفجر ﴾

29 ﴿ دوسری طرف ارشاد ہوگا، اے نفسِ مطمئن، چل اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو اپنے انجام نیک سے خوش اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ ہے. شامل ہو جا میرے نیک بندوں میں، اور داخل ہو جا میری جنت میں. الفجر ﴾

30 ﴿ اس وقت تم ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل گرا ہوا دیکھو گے' ہر گروہ کو پکارہ جائے گا' کہ آئے' اور اپنا نامہ اعمال دیکھے. ان سے کہا جائے گا کہ آج تم لوگوں کو ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا، جو تم دُنیا میں کرتے رہے تھے. یہ ہمارا تیار کرایا ہوا اعمال نامہ ہے' جو تمہارے اوپر ٹھیک ٹھیک شہادت دے رہا ہے. جو کچھ بھی تم کرتے تھے اسے ہم لکھواتے جا رہے تھے. الجاثیہ ﴾

31 ﴿ بائیں بازو والے' بائیں بازو والوں کی بدنصیبی کا کیا پوچھنا' وہ لُو کی لپٹ اور کھولتے ہوئے پانی اور کالے دھوئیں کے سائے میں ہوں گے' جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ آرام دہ' یہ وہ لوگ ہوں گے' جو اس انجام کو پہنچنے سے پہلے خوشحال تھے' اور گناہِ عظیم پر اصرار کرتے تھے... الواقعہ ﴾

32 ﴿ (وہ خوشحال لوگ جو گناہِ عظیم پر اصرار کرتے تھے) کہتے تھے کہ، کیا جب ہم مر کر خاک ہو جائیں گے اور ہڈیوں کے پنجر رہ جائیں گے' تو پھر اُٹھا کھڑے کیے جائیں گے؟ کیا ہمارے وہ باپ دادا بھی اُٹھا کھڑے کیے جائیں گے' جو پہلے گزر چکے ہیں؟ اے نبیؐ، ان لوگوں سے کہو' کہ یقیناً اگلے اور پچھلے سب ایک دن ضرور جمع کیے جانے والے ہیں' جس کا وقت مقرر کیا جا چکا ہے... الواقعہ ﴾

33 ﴿ پھر، اے گمراہو! اور جھٹلانے والو! تم شجرِ زقوم (جو دوزخ میں ہے) کی غذا کھانے والے ہو' اسی سے تم پیٹ بھرو گے' اور اوپر سے تم کھولتا ہوا پانی' تونس لگے اونٹ کی طرح پیو گے. یہ ہے بائیں بازو والوں کی ضیافت کا سامان روزِ جزا میں ... الواقعہ ﴾

34 ﴿ ذرا اس وقت کا خیال کرو جب اللہ کے یہ دُشمن، دوزخ کی طرف پھیر لائے جائیں گے. ان کے اگلوں کو پچھلوں کے آنے تک روک رکھا جائے گا. اور پھر جب سب وہاں پہنچ جائیں گے تو، ان کے کان' ان کی آنکھیں' اور ان کے جسم کی کھالیں' ان پر گواہی دیں گی' کہ وہ دُنیا میں کیا کچھ کرتے رہے ہیں؟ وہ اپنے جسم کی کھالوں سے کہیں گے' کہ تم نے ہمارے خلاف آج گواہی کیوں دی ؟ ... حٰم سجدہ ﴾

35 ﴿ وہ جواب دیں گی کہ، ہمیں اس خدا نے گویائی دی ہے' جس نے ہر چیز کو گویا کر دیا ہے. اس نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا' اور اب اسی کی طرف تم واپس لائے جا رہے ہو. تم دُنیا میں جرائم کرتے وقت جب چھپتے تھے' تو تمہیں یہ خیال نہ تھا' کہ کبھی تمہارے اپنے کان' اور تمہاری اپنی آنکھیں' اور تمہارے جسم کی کھالیں' تم پر گواہی دیں گی ؟ بلکہ تم تو یہ سمجھتے تھے، کہ تمہارے بہت سے اعمال کی اللہ کو خبر نہیں ہے.----- تمہارا یہی گمان جو تم اپنے رب کے ساتھ کرتے تھے' تمہیں لے ڈوبا. اور اس کی بدولت تم خسارے میں پڑ گئے. حٰم سجدہ ﴾

36 ﴿ جن لوگوں نے کفر کیا' قیامت کے روز ان کو پکار کر کہا جائے گا' آج تم کو جو شدید غصہ اپنے اوپر آ رہا ہے' اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ غضب ناک اس وقت ہوتا تھا' جب تمہیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا' اور تم کفر کرتے تھے. المومن- ۱۰ ﴾

37 ﴿ قیامت کے دن نہ تمہاری رشتہ داریاں ہی کام آئیں گی' اور نہ تمہاری اولاد. اس روز اللہ تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا. اور وہی تمہارے اعمال کا دیکھنے والا ہے. الممتحنہ-۳ ﴾

38 ﴿ کوئی جگری دوست اپنے جگری دوست کو نہ پوچھے گا' حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دکھائے جائیں گے. مجرم چاہے گا کہ، اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنی اولاد کو' اپنی بیوی کو' اپنے بھائی کو' اپنے قریب ترین خاندان کو جو (دُنیا میں) اسے پناہ دینے والا تھا' اور روئے زمین کے سب لوگوں کو فدیہ میں دے دے' اور یہ تدبیر اسے نجات دلا دے، (مگر) ہرگز نہیں !... المعارج ﴾

39 ﴿ وہ (مجرم) تو بھڑکتی ہوئی آگ میں (ضرور ڈالا جائے گا)' جو گوشت پوست کو چاٹ جائے گی' پکار پکار کر اپنی طرف بلائے گی، ہر اس شخص کو جس نے (دُنیا میں) حق سے منہ موڑا اور پیٹھ پھیری' اور مال جمع کیا اور سینت سینت کر رکھا. المعارج ﴾

40 ﴿ اس دن جب صور پھونکا جائے گا اور ہم مجرموں کو اس حال میں گھیر لائیں گے' کہ ان کی آنکھیں پتھرائی ہوئی ہوں گی' اور آپس میں چپکے چپکے کہیں گے کہ دُنیا میں مشکل ہی سے تم نے کوئی دس دن گزارے ہوں گے' ہمیں خوب معلوم ہے کہ وہ کیا باتیں کر رہے ہوں گے؟ (ہم یہ بھی جانتے ہیں) کہ اس وقت ان میں سے جو زیادہ سے زیادہ محتاط اندازہ لگانے والا ہوگا' وہ کہے گا کہ تمہاری دُنیا کی زندگی ایک دن کی زندگی تھی. طٰہٰ ۱۰۲-۱۰۴ ﴾

41 ﴿ وہ دن جب آئے گا تو متقین کو چھوڑ کر باقی سب دوست ایک دوسرے کے دُشمن بن جائیں گے. اس روز ان لوگوں سے' جو ہماری آیات پر ایمان لائے تھے' اور مطیعِ فرمان بن کر رہے تھے' کہا جائے گا' اے میرے بندو ! آج تمہارے لیے کوئی خوف نہیں' اور نہ ہی تمہیں کوئی غم لاحق ہوگا' داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں' تمہیں خوش کر دیا جائے گا... الزخرف ﴾

42 ﴿ ان (متقین) کے آگے سونے کے تھال اور ساغر گردش کرائے جائیں گے' اور ہر من بھاتی اور نگاہوں کو لذت دینے والی چیز وہاں موجود ہوگی. ان سے کہا جائے گا کہ تم اب ہمیشہ یہاں رہو گے' تم اس جنت کے وارث اپنے ان اعمال کی وجہ سے ہوئے ہو' جو تم دُنیا میں کرتے رہے ہو' تمہارے لیے یہاں بکثرت میوے موجود ہیں... الزخرف ﴾

43 ﴿ رہے مجرمین ! تو وہ ہمیشہ جہنم کے عذاب میں مبتلا رہیں گے. کبھی ان کے عذاب میں کمی نہ ہوگی. اور وہ اس میں مایوس پڑے ہوں گے. ان پر ہم نے ظلم نہیں کیا' بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے رہے ہیں. وہ پکاریں گے'-----اے مالک! تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے تو اچھا ہے' ------ وہ جواب دے گا' تم یوں ہی پڑے رہو گے' ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے تھے' مگر تم لوگوں میں سے اکثر کو حق ہی ناگوار تھا. الزخرف ﴾

44 ﴿ جو لوگ ایمان لائے' اور جو یہودی ہوئے' اور جو صابئی' اور نصاریٰ اور مجوسی اور جن لوگوں نے شرک کیا' ان سب کے درمیان اللہ، قیامت کے روز فیصلہ کر دے گا. ہر چیز اللہ کی نظر میں ہے. الحج -۱۷ ﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بار بار اور مختلف انداز میں انسان کو دُنیوی زندگی کے اصل مقصد' اور اس کا خاتمہ (یعنی موت) کے بعد کی زندگی' قیامت کا منظر' روزِ حساب کتاب' میدانِ حشر' جنت' دوزخ' جنت و دوزخ کے لوگوں کی آپس کی گفتگو اور اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں سے خطاب' فرشتوں کے جنتیوں اور دوزخیوں سے سوالات و جوابات' اور جنت و دوزخ کا منظر اور وہاں لوگوں کے ساتھ برتاؤ کے بارے میں ان کے لباس' ان کی خوراک، ان کی رہائش اور ان کی خواہشات، یعنی موت کے بعد انسان کے ساتھ پیش آنے والے طرح طرح کے واقعات و حالات کو پیش کیا ہے. تاکہ انسان اپنے اصل و اعلیٰ مقام (جو دُنیا میں اس کو عطا کیا گیا ہے اور جو موت کے بعد اسے عطا کیا جائے گا) کو خوب اچھی طرح پہچان لے.

اس مقام کو پہچاننے کے بعد اس کی اہمیت کو برقرار رکھنے کی بھرپور کوشش کرے. یہ کوشش صرف دُنیا ہی میں کارفرما ہے موت کے بعد کا مقام اسی دُنیوی زندگی میں کارکردگی کے مطابق ہی عطا کیا جائے گا' اس دُنیوی زندگی کے بعد جو زندگی ملے گی اسے کبھی موت نہیں آئے گی. لہٰذا یہ بات خوب اچھی طرح ذہن نشین ہونی چاہیے' کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ قرآن پاک میں بیان فرمایا ہے' خواہ وہ اس دُنیوی زندگی کے متعلق ہے یا اُخروی زندگی کے متعلق ہے' ان سب کا مقصد و مدعا یہی ہے کہ انسان اپنی حقیقت کو پہچانے' حق اور سچ کو جانے' قرآن پاک میں بیان کردہ حالات و واقعات اور ہدایات و تعلیمات پر غور و فکر کرے' سوچے' سمجھے' سنبھلے اور اس زندگی کے ہر ہر پہلو میں خواہ خوشی ہو یا غمی' آسانی ہو یا مشکل' غربت ہو یا امیری' تندرستی ہو یا بیماری' انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی معاملات. الغرض زندگی میں کوئی بھی صورتِ حال ہو یا انسان کسی بھی مقام پر ہو' اس پر لازم ہے کہ وہ اپنی سوچ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اللہ اور رسول اللہ ﷺ ہی کی سوچ کے تابع رکھے.

پیغاماتِ ربانی > امتحانِ زندگی کے ناکام اُمیدواروں کا ٹھکانہ > (دوزخ) !

↑ TOP ↑

01 ﴿مجرم وہاں اپنے چہروں سے پہچان لیے جائیں گے' اور انہیں پیشانی کے بال پکڑ پکڑ کر گھسیٹا جائے گا... (اس وقت کہا جائے گا) یہ وہی جہنم ہے جن کو مجرمین جھوٹ قرار دیا کرتے تھے' اسی جہنم اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان وہ گردش کرتے رہیں گے. (الرحمٰن ۴۱-۴۴)﴾

02 ﴿تباہی ہے اس روز جھٹلانے والوں کے لیے' جو آج کھیل کے طور پر اپنی حجت بازیوں میں لگے ہوئے ہیں' جس دن ان کو دَھکے مار مار کر نارِ جہنم کی طرف لے چلا جائے گا' اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی آگ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے. ... (الطور)﴾

03 ﴿(اللہ تعالیٰ حق جھٹلانے والوں سے پوچھیں گے کہ) اب بتاؤ ؟ کہ یہ جادو ہے ؟ یا تمہیں سوجھ نہیں رہا ؟ جاؤ۔۔۔۔۔اب جھلسو، اس کے اندر (اب) تم خواہ صبر کرو یا نہ کرو' تمہارے لیے یکساں ہے' تمہیں ویسا ہی بدلا دیا جا رہا ہے' جیسے تم عمل کرتے تھے. (الطور)﴾

04 ﴿جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے آپ کو گھاٹے میں ڈال دیا' وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے' آگ ان کے چہروں کی کھال چاٹ جائے گی اور ان کے جبڑے باہر نکل آئیں گے. ... (المومنون)﴾

05 ﴿کیا تم وہی لوگ نہیں ہو؟ کہ تمہیں میری آیات سنائی جاتی تھیں تو تم ان کو جھٹلاتے تھے. وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی' ہم واقعی گمراہ لوگ تھے. اے پروردِگار ! اب ہم کو یہاں (جہنم) سے نکال دے' پھر ہم ایسا قصور کریں تو ظالم ہوں گے... (المومنون)﴾

06 ﴿اللہ فرمائے گا' دُور ہو میرے سامنے سے' پڑے رہو اس میں' اور مجھ سے بات نہ کرو' تم وہی لوگ تو ہو' کہ میرے بندے، جب کہتے تھے کہ اے میرے پروردِگار' ہم ایمان لائے' ہمیں معاف کر دے' ہم پر رحم کر' تو سب رحیموں سے اچھا رحیم ہے' تو تم نے ان کا مذاق بنالیا...(المومنون)﴾

07 ﴿یہاں تک کہ ان کی ضد نے تمہیں یہ بھی بھلا دیا کہ میں (اللہ تعالیٰ) بھی کوئی ہوں' اور تم ان پر ہنستے رہے' آج ان کے صبر کا میں نے ان کو یہ پھل دیا' کہ وہ کامیاب ہیں' پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا؟ کہ بتاؤ تم دُنیا میں کتنے سال رہے ؟ ... (المومنون)﴾

08 ﴿وہ کہیں گے کہ ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ ہم وہاں ٹھہرے ہیں' شمار کرنے والوں سے پوچھ لیں. ارشاد ہوگا! تھوڑی ہی دیر ٹھہرے ہو نا! کاش ! یہ تم نے اس وقت جانا ہوتا! کیا تم نے یہ سمجھ رکھا تھا' کہ ہم نے تمہیں فضول ہی پیدا کیا ہے' اور تمہیں ہماری طرف کبھی پلٹنا ہی نہیں ہے؟ (المومنون)﴾

09 ﴿اے نبی ﷺ، ڈراؤ ان کو اس دن سے جو قریب آ لگا ہے. جب کلیجے منہ کو آ رہے ہوں گے، یہ لوگ چپ چاپ غم کے گھونٹ پیے کھڑے ہوں گے' ظالموں کا نہ کوئی مشفق دوست ہوگا اور نہ کوئی شفیع جس کی بات مانی جائے. (المومنون - ۱۸)﴾

10 ﴿ڈراؤ انہیں اس دن سے جب کہ زمین و آسمان بدل کر کچھ سے کچھ کر دیئے جائیں گے، اور سب کے سب واحد قہار کے سامنے بے نقاب حاضر ہو جائیں گے، اس روز تم مجرموں کو دیکھو گے، زنجیروں میں ان کے ہاتھ پاؤں جکڑے ہوئے ہوں گے. ... (ابراہیم)﴾

11 ﴿تارکول کے لباس پہنے ہوئے ہوں گے اور آگ کے شعلے ان کے چہروں پر چھائے جا رہے ہوں گے' یہ اس لیے ہوگا کہ اللہ ہر متنفس کو، اس کے کیے کا بدلہ دے گا. اللہ کو حساب لینے میں کچھ دیر نہیں لگتی. (ابراہیم)﴾

12 ﴿چلو! اب اسی چیز کی طرف جسے تم جھٹلایا کرتے تھے' چلو! اس سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے' نہ ٹھنڈک پہنچانے والا، اور نہ ہی آگ کی لپٹ سے بچانے والا' وہ آگ محل جیسی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکے گی، (جو اچھلتی ہوئی یوں محسوس ہوں گی) گویا کہ وہ زَرد اونٹ ہیں' تباہی ہے اس روز جھٹلانے والوں کے لیے. ... (المرسلٰت)﴾

13 ﴿یہ وہ دن ہے، جس میں وہ کچھ نہ بولیں گے' اور نہ ہی ان کو موقع دیا جائے گا کہ کوئی عذر پیش کریں' تباہی ہے اس روز جھٹلانے والوں کے لیے. یہ فیصلے کا دن ہے' ہم نے تمہیں اور تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو جمع کر دیا ہے' اب اگر تم کوئی چال، میرے مقابلے میں چل سکتے ہو' تو چل دیکھو! تباہی ہے اس روز جھٹلانے والوں کے لیے. (المرسلٰت)﴾

14 ﴿وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا' ان کے لیے آگ کے لباس کاٹے جا چکے ہیں' ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا، جس سے ان کی کھالیں ہی نہیں پیٹ کے اندر کے حصے تک گل جائیں گے، اور ان کی خبر لینے کے لیے گرز ہوں گے، جب کبھی وہ گھبرا کر جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے پھر اسی میں دھکیل دیئے جائیں گے کہ چکھو اب جلنے کی سزا کا مزہ. (الحج ۱۹-۲۲)﴾

15 ﴿جس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' وہ کہے گا' کاش! میرا نامۂ اعمال مجھے نہ ہی دیا ہوتا' اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے' کاش! میری وہی موت (جو مجھے دُنیا میں آئی تھی) فیصلہ کن ہوتی' آج میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا' میرا سارا اقتدار ختم ہوگیا. ...... (الحاقہ)﴾

16 ﴿(حکم ہوگا) پکڑو اِسے! اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو' پھر اس کو ستر (۷۰) ہاتھ لمبی زنجیر میں جکڑ دو' یہ نہ اللہ بزرگ و برتر پر ایمان لایا تھا' اور نہ ہی مسکین کو کھانا کھلانے کو ترغیب دیتا تھا. لہٰذا، آج نہ یہاں اس کا کوئی یار و غم خوار ہے اور نہ زخموں کے دھون کے سوا کوئی کھانا' جسے خطاکاروں کے سوا کوئی نہیں کھاتا. (الحاقہ)﴾

17 ﴿جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے' نہ ان کا قصہ پاک کر دیا جائے گا کہ مر جائیں' اور نہ ہی ان کے لیے جہنم کے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی. اس طرح ہم بدلہ دیتے ہیں ہر اس شخص کو جو کفر کرنے والا ہو. ... (فاطر)﴾

18 ﴿وہ وہاں چیخ چیخ کر کہیں گے' کہ اے ہمارے رب! ہمیں یہاں سے نکال لے! تاکہ ہم نیک عمل کریں' ان اعمال سے مختلف جو پہلے ہم کرتے رہے تھے. (انہیں جواب دیا جائے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی ؟ کہ جس میں کوئی سبق لینا چاہتا تو لے سکتا تھا' اور تمہارے پاس خبردار کرنے والا بھی آ چکا تھا' اب (جہنم کی آگ کا) مزہ چکھو' ظالموں کا یہاں کوئی مددگار نہیں. (فاطر)﴾

19 ﴿وہ جہنم کی طرف گروہ در گروہ ہانکے جائیں گے' یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے. ... (الزمر)﴾

20 ﴿(دوزخ) کے کارندے (وہاں کام کرنے والے فرشتے) ان (دوزخیوں) سے کہیں گے' کیا تمہارے پاس اپنے لوگوں میں سے ایسے رسول نہیں آئے تھے؟ جنہوں نے تم کو تمہارے رب کی آیات سنائی ہوں اور تمہیں اس بات سے ڈرایا ہو کہ ایک وقت میں تمہیں یہ دن بھی دیکھنا ہوگا. ...(الزمر)﴾

21 ﴿وہ (دوزخی) جواب دیں گے' ہاں' آئے تھے' مگر عذاب کا فیصلہ کافروں پر چپک گیا. کہا جائے گا داخل ہو جاؤ اس کے دروازوں میں. یہاں تمہیں اب ہمیشہ رہنا ہے' بڑا ہی بُرا ٹھکانہ ہے یہ متکبروں کے لیے ! (الزمر)﴾

22 ﴿کاش! تم دیکھو انہیں اس وقت جب یہ لوگ گھبرائے پھر رہے ہوں گے' اور کہیں بچ کر نہ جا سکیں گے' بلکہ قریب ہی سے پکڑ لیے جائیں گے...(سَبَا)﴾

23 ﴿اس وقت یہ کہیں گے کہ ہم اس پر ایمان لے آئے' حالاں کہ اب دور نکلی ہوئی چیز کہاں ہاتھ آ سکتی ہے' اس سے پہلے یہ کفر کر چکے تھے' اور بلا تحقیق دُور دُور کی کوڑیاں لایا کرتے تھے. (سَبَا)﴾

24 ﴿زقوم کا درخت گناہ گاروں کا کھانا ہوگا' تیل کی تلچھٹ جیسا' پیٹ میں اس طرح جوش کھائے گا' جیسے کھولتا ہوا پانی جوش کھاتا ہے....(الدّخان)﴾

25 ﴿(حکم ہوگا) پکڑو اسے! اور رگیدتے ہوئے لے جاؤ' اس کو جہنم کے بیچوں بیچ' اور انڈیل دو اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب. (اللہ تعالیٰ فرمایا گا) چکھ اس کا مزہ ! بڑا زبردست عزت دار آدمی ہے تُو! یہ وہی چیز ہے جس کے آنے میں تم لوگ شک رکھتے تھے. (الدّخان)﴾

26 ﴿(اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم دیا گیا' پھینک دو جہنم میں' ہر گٹے کافر کو، جو حق سے عناد رکھتا تھا! خیر کو روکنے والا اور حد سے تجاوز کرنے والا تھا' شک میں پڑا ہوا تھا' اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو خدا بنائے بیٹھا تھا' ڈال دو اسے سخت عذاب میں. ... (ق)﴾

27 ﴿(اللہ تعالیٰ فرمائیں گے)میرے حضور جھگڑا نہ کرو، میں تم کو پہلے ہی انجام بد سے خبر دار کر چکا تھا' میرے ہاں بات پلٹی نہیں جاتی 'اور میں اپنے بندوں پر ظلم توڑنے والا نہیں ہوں. وہ دن جبکہ ہم جہنم سے پوچھیں گے؟ کیا تو بھر گئی؟ وہ کہیے گی کیا اور کچھ ہے؟ (ق)﴾

28 ﴿دردناک سزا کی خوشخبری دے دو ان کو جو سونے اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں .اور انہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے .ایک دن آئے گا اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا. یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا' لو، اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو! (التوبہ ۳۴-۳۵)﴾

29 ﴿مارے گئے قیاس وگمان سے حکم لگانے والے' جو جہالت میں غرق اور غفلت میں مدہوش ہیں' پوچھتے ہیں کہ آخر روزِ جزا کب آئے گا ؟ وہ اس روز آئے گا' جب یہ لوگ آگ پر تپائے جائیں گے' (ان سے کہا جائے گا) اب چکھو مزہ اپنے فتنے کا' یہ وہی چیز ہے جس کے لیے تم (لوگ) جلدی مچا رہے تھے. (الذریٰت ۱۰-۱۴)﴾

30 ﴿درحقیقت جہنم ایک گھات ہے سرکشوں کا ٹھکانہ! جس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے' اس کے اندر کسی ٹھنڈک اور پینے کے قابل کسی چیز کا مزہ وہ نہ چکھیں گے' کچھ ملے گا تو گرم پانی اور زخموں کا دھون (ان کے کرتوتوں) کا پورا بدلہ. ... (النباء)﴾

31 ﴿ وہ کسی حساب کی توقع نہ رکھتے تھے' اور ہماری آیات کو انہوں نے بالکل جھٹلا دیا تھا' اور حال یہ تھا کہ ہم نے ہر چیز گن گن کر رکھی تھی' اب چکھو مزہ' (اب) ہم تمھارے لیے عذاب کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کریں گے. (النباء)﴾

32 ﴿سرکشوں کے لیے بدترین ٹھکانہ ہے' جہنم' جس میں وہ جھلسے جائیں گے' بہت ہی بُری قیام گاہ ہے' یہ ہے ان کے لیے، پس وہ مزہ چکھیں کھولتے ہوئے پانی اور پیپ اور لہو' اور اسی طرح کی دوسری تلخیوں کا. (ص ۵-۵۸)﴾

33 ﴿جن لوگوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کر دیا ہے' انہیں بالیقین ہم آگ میں جھونکیں گے اور جب ان کے بدن کی کھال جل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تا کہ وہ خوب عذاب کا مزہ چکھیں. (النساء - ۵۶)﴾

34 ﴿ جن لوگوں نے کفر کا رویہ اختیار کیا اور کفر کی حالت ہی میں جان دے دی' ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے .اسی لعنت زدگی کی حالت میں وہ ہمیشہ رہیں گے' نہ ان کی سزا میں تخفیف ہوگی اور نہ انہیں پھر کوئی دوسری مہلت دی جائے گی .(البقرہ ۱۶۱-۱۶۲)﴾

35 ﴿جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا' ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے' جب وہ اس میں پھینکے جائیں گے تو اس (جہنم) کے دھاڑنے کی ہولناک آوازیں سنیں گے' اور وہ جوش کھا رہی ہوگی' شدتِ غضب سے پھٹی جا رہی ہوگی. ... (الملک)﴾

36 ﴿ہر بار جب کوئی انبوہ اس (جہنم) میں ڈالا جائے گا' اس (جہنم) کے کارندے ان لوگوں سے پوچھیں گے' کیا تمہارے پاس کوئی خبر دار کرنے والا نہیں آیا تھا ؟ وہ جواب دیں گے' ہاں! خبر دار کرنے والا آیا تھا' مگر ہم نے اُسے جھٹلا دیا. ... (الملک)﴾

37 ﴿اور کہا' کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ بھی نہیں نازل کیا ہے' تم بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو، وہ کہیں گے کہ کاش! ہم سنتے! یا سمجھتے! تو آج اس بھڑکتی ہوئی آگ کے سزاواروں میں شامل نہ ہوتے' اس طرح وہ اپنے قصور کا خود ہی اعتراف کر لیں گے. لعنت ہے ایسے دوزخیوں پر. (الملک)﴾

38 ﴿جنت کے لوگ دوزخ والوں سے پکار کر کہیں گے' کہ ہم نے ان سارے وعدوں کو ٹھیک پالیا ہے' جو ہمارے رب نے ہم سے کیے تھے' کیا تم نے بھی ان وعدوں کو ٹھیک پایا ؟ جو تمہارے رب نے تم سے کیے تھے. وہ جواب دیں گے' ہاں! (الاعراف)﴾

39 ﴿تب ایک پکارنے والا ان کے درمیان پکارے گا' کہ خدا کی لعنت ہو ان ظالموں پر' جو اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے' اور آخرت کے منکر تھے... (الاعراف)﴾

40 ﴿(اہلِ اعراف دوزخ والوں کو دیکھیں گے) تو کہیں گے' کہ اے ہمارے رب! ہمیں ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا' پھر یہ اعراف والے لوگ دوزخ کی چند بڑی شخصیات کو ان کی علامتوں سے پہچان کر پکاریں گے' دیکھ لیا تم نے' آج تمہارے جتھے تمہارے کسی کام نہ آئے (الاعراف)﴾

41 ﴿نہ ہی وہ ساز و سامان جن کو تم (دُنیا میں) بڑی چیز سمجھتے تھے اور کیا یہ اہلِ جنت وہی لوگ نہیں ہیں؟ جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ان کو خدا اپنی رحمتوں سے کچھ بھی نہ دے گا' آج انہی سے کہا گیا ہے داخل ہو جاؤ جنت میں' تمہارے لیے نہ خوف ہے' نہ رنج... (الاعراف)﴾

42 ﴿دوزخ کے لوگ جنت والوں سے پکاریں گے' کہ کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو' یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اُسی میں سے کچھ پھینک دو. وہ (جنتی لوگ) جواب دیں گے، کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں چیزیں ان منکرینِ حق پر حرام کر دی ہیں' جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تفریح بنا لیا تھا. (الاعراف)﴾

43 ﴿جنہیں دُنیا کی زندگی نے فریب میں رکھا تھا. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج ہم بھی انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح وہ اِس دن کی ملاقات کو بھولے رہے' اور ہماری آیات کا انکار کرتے رہے. (الاعراف)﴾

حدیث ...آپ ﷺ نے فرمایا میں نے شبِ معراج میں (یا خواب میں) میں بہشت کو جھانکا' کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں کے اکثر لوگ وہ ہیں جو (دُنیا میں) فقیر اور محتاج تھے' اور میں نے دوزخ کو جھانکا' کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں عورتیں بہت ہیں. (صحیح بخاری)

حدیث... آپ ﷺ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ اس دوزخی سے فرمائے گا' جس دوزخی کو سب دوزخیوں سے ہلکا عذاب ہوگا (یعنی ابو طالب کو). اگر تیرے پاس اس وقت ساری زمین کا مال و اسباب ہو' کیا تو اپنی چھڑائی میں دے دے گا' وہ کہے گا بے شک دے دوں گا' (جان ہے تو جہان ہے) اس وقت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا' ارے! میں نے اس کی بہ نسبت بہت سہل بات چاہی تھی جب تو آدمؑ کی پشت میں تھا' میں نے یہ کہا تھا (تو دُنیا میں جا کر) شرک نہ کرنا' لیکن تو نے نہ مانا' آخر شرک کیا. (صحیح بخاری)

امتحان زندگی کے کامیاب اُمیدواروں کا مقام (جنت)

↑ TOP ↑

01 عالم آخرت میں ہمیں اللہ تعالیٰ ہمارے دُنیوی زندگی کے اعمال ناموں کے بارے میں آگاہ فرمائیں گے' وہاں پر ہمیں کسی قسم کی آزمائش سے واسطہ نہیں پڑے گا' بلکہ وہاں پر تو ہمیں امتحانِ زندگی کے نتائج سے واقفیت کرائی جائے گی' اور واضح کر دیا جائے گا کہ کون، کیا کر کے آیا ہے.

02 جس طرح عالم آخرت میں ہمیں عمل کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا' اسی طرح اللہ تعالیٰ دُنیوی زندگی میں ہمیں ہمارے اعمال نامے پیش نہیں کرے گا' کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ ہم نے اس امتحانِ زندگی میں کامیابی حاصل کر لی ہے یا نہیں.

03 عالم دُنیا میں' ہمارا زمین پر زندگی گزارنے کا اصل مقصد ہی عالم آخرت میں کامیابی حاصل کرنا ہے' وہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیے گئے وعدوں کے مطابق انسانوں کو ان کے دُنیوی اعمال کے مطابق جزا و سزا ملے گی' جس کی دو ہی صورتیں ہوں گی.

04 ایک صورت تو وہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ بدکردار لوگوں سے ان کی بدکرداری کی وجہ سے ناراض ہونگے اور ان کو دوزخ کی طرف دردناک عذابوں کے لیے دھکیل دیا جائے گا' اور دوسری صورت وہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نیک کردار لوگوں سے ان کی نیک کرداری کی وجہ سے راضی ہو جائیں گے اور اپنے فضل و کرم سے ان لوگوں کو جنت میں اعلیٰ مقامات اور بہت سے انعامات عطا کر کے راضی کر دیں گے.

05 ﴿اس وقت جس کا نامۂ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا' وہ کہے گا' لو دیکھو اور پڑھو' میرا نامہ اعمال' میں سمجھتا تھا کہ مجھے ضرور اپنا حساب ملنے والا ہے. بس وہ دل پسند عیش میں ہوگا' عالی مقام جنت میں! جس میں پھلوں کے گچھے جھکے پڑ رہے ہوں گے'...... ایسے لوگوں سے کہا جائے گا' کہ مزے سے کھاؤ اور پیو' اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں کیے ہیں. الحاقہ ۱۹-۲۴﴾

06 ﴿ یقیناً متقیوں کے لیے کامرانی کا ایک مقام ہے! باغ اور انگور اور نوخیز اور ہم سن لڑکیاں اور چھلکتے ہوئے جام۔۔۔۔۔وہاں کوئی لغو اور جھوٹی بات وہ نہ سنیں گے' جزا اور کافی انعام تمہارے رب کی طرف سے اس نہایت مہربان خدا کی طرف سے' جو زمین اور آسمانوں کا اور ان کے درمیان ہر چیز کا مالک ہے' جس کے سامنے کسی کو بولنے کا یارا نہیں. النّبا ۳۱-۳۷ ﴾

07 ﴿ متقی لوگ آج سایوں اور چشموں میں ہیں، اور جو پھل وہ چاہیں (ان کے لیے حاضر ہیں) کھاؤ اور پیو مزے سے' اپنے ان اعمال کے صلے میں جو تم کرتے رہے ہو' ہم نیک لوگوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں. المرسلٰت ۴۱-۴۴ ﴾

08 ﴿ جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے' یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں • نہ ڈرو' نہ غم کرو' اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے' جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے' ہم اس دُنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں' اور آخرت میں بھی' وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا' اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہوگی' یہ ہے سامانِ ضیافت اس ہستی کی طرف سے جو غفور اور رحیم ہے. حٰم سجدہ ۳۰-۳۲ ﴾

09 ﴿ متقی لوگوں کے لیے یقیناً بہترین ٹھکانہ ہے' ہمیشہ رہنے والی جنتیں' جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوں گے' ان میں وہ تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے'۔۔۔۔۔خوب میوے اور مشروبات طلب کر رہے ہوں گے' اور ان کے پاس شرمیلی ہم سن بیویاں ہوں گی' یہ وہ چیزیں ہیں' جنہیں حساب کے دن عطا کرنے کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے' یہ ہمارا رزق ہے' جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے. ص ۴۹-۵۴ ﴾

10 ﴿ سنو! جو اللہ کے دوست ہیں' جو ایمان لائے' اور جنہوں نے تقویٰ کا رویہ اختیار کیا' اُن کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے. دُنیا اور آخرت دونوں زندگیوں میں اُن کے لئے بشارت ہی بشارت ہے• اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں• یہی بڑی کامیابی ہے. یونس ۶۲-۶۴ ﴾

11 ﴿ جنت متقین کے قریب لے آئی جائے گی، کچھ بھی دُور نہ ہوگی' ارشاد ہوگا کہ یہ ہے وہ چیز جس کا تم سب سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر اس شخص سے جو بہت رجوع کرنے والا اور بڑی نگہداشت کرنے والا تھا. جو بے دیکھے رحمٰن سے ڈرتا تھا' جو دل گرویدہ لیے ہوئے آیا ہے. داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی کے ساتھ' وہ دن حیات ابدی کا دن ہوگا وہاں ان کے لیے وہ سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس اس سے زیادہ بھی بہت کچھ ہے ان کے لیے. ق ۳۱-۳۵ ﴾

12 ﴿ بے شک نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے' اونچی مسندوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے' ان کے چہروں پر تم خوشحالی کی رونق محسوس کرو گے' ان کو نفیس ترین سربند شراب پلائی جائے گی' جس پر مشک کی مہر لگی ہوگی' جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہوں' وہ اس چیز کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں. اس شراب میں تسنیم کی آمیزش ہوگی' یہ ایک چشمہ ہے جس کے پانی کے ساتھ مقرّب لوگ شراب پئیں گے. المطففین ﴾

13 ﴿ آج ایمان لانے والے کفار پر ہنس رہے ہیں' مسندوں پر بیٹھے ہوئے ان (کفار) کا حال دیکھ رہے ہیں، مل گیا نا کافروں کو ان حرکتوں کا ثواب' جو وہ کیا کرتے تھے. المطففین ﴾

14 ﴿ آج جنتی لوگ مزے کرنے میں مشغول ہوں گے' وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں ہیں' مسندوں پر تکیے لگائے ہوئے' ہر قسم کی لذیز چیزیں کھانے پینے کے لیے وہاں ان کے لیے موجود ہیں' اور جو کچھ وہ طلب کریں گے وہ ان کے لیے وہاں حاضر ہے. ربِ الرحیم کی طرف سے ان کو سلام کہا گیا ہے. سورہ یٰس ﴾

15 ﴿ متقی لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے، باغوں اور چشموں میں' حریر و دیبا کے لباس پہنے' آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے' یہ ہوگی ان کی شان' اور ہم گوری گوری آہو چشم عورتیں ان سے بیاہ دیں گے' وہاں وہ اطمینان سے ہر طرح کی لذیز چیزیں طلب کریں گے' وہ موت کا مزہ کبھی نہ چکھیں گے' بس دُنیا میں جو موت آچکی سو آچکی' اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جہنم کے عذاب سے انہیں بچا دے گا' یہی بڑی کامیابی ہے! الدّخان ۵۱-۵۷ ﴾

16 ﴿ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال، جنت کے بدلے خرید لیے ہیں' وہ اللہ کی راہ میں لڑتے، مارتے اور مرتے ہیں. ان سے (جنت کا وعدہ) اللہ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے، تورات، انجیل اور قرآن میں' اور کون ہے' جو اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہو؟ پس خوشیاں مناؤ ! اپنے اس سودے پر' جو تم نے خدا سے چکا لیا ہے' یہی سب سے بڑی کامیابی ہے. التوبہ-۱۱۱ ﴾

17 ﴿ آگے والے تو پھر آگے والے ہی ہیں' وہی تو مقرب لوگ ہیں' نعمت بھری جنتوں میں رہیں گے' اگلوں میں بہت ہوں گے' پچھلوں میں سے کم' مرصع تختوں پر تکیے لگائے آمنے سامنے بیٹھیں ہوں گے' ان کی مجلسوں میں ابدی لڑکے شراب چشمہ جاری سے لبریز پیالے اور کنٹر اور ساغر لیے دوڑے پھرتے ہوں گے' جسے پی کر نہ ان کا سر چکرائے گا اور نہ ہی ان کی عقل میں فتور آئے گا. الواقعہ ﴾

18 ﴿ ان کے سامنے طرح طرح کے لذیز پھل پیش کریں گے' اور ان کے لیے خوب صورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی' ایسی حسین جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی' یہ سب کچھ ان کو ان کے اعمال کی جزا کے طور پر ملے گا' جو وہ دُنیا میں کرتے رہے تھے• وہاں وہ کوئی بیہودہ کلام یا گناہ کی بات نہیں سنیں گے' جو بات بھی ہوگی ٹھیک ٹھیک ہوگی. الواقعہ ﴾

19 ﴿ دائیں بازو والے' دائیں بازو والوں کی خوش نصیبی کا کیا کہنا' وہ بے خار بیریوں' تہہ بہ تہہ چڑھے ہوئے کیلوں' اور دُور دُور تک پھیلی ہوئی چھاؤں' اور ہر دم رواں پانی' اور کبھی ختم نہ ہونے والے اور بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھلوں اور اونچی نشست گاہوں میں ہوں گے. الواقعہ ﴾

20 ﴿ ان کی بیویوں کو ہم خاص طور پر نئے سرے سے پیدا کریں گے' اور انہیں باکرہ بنا دیں گے' وہ اپنے شوہروں کی عاشق اور عمر میں ہم سن ہوں گی' یہ سب کچھ دائیں بازو والوں کے لیے ہے' وہ اگلوں میں سے بہت ہوں گے' اور پچھلوں میں سے بھی بہت. الواقعہ ﴾

21 ﴿ ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں' جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے' وہاں ان کو سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا' وہاں ان کا لباس ریشم ہوگا اور وہ کہیں گے کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے غم دُور کر دیا. فاطر ﴾

22 ﴿ یقیناً ہمارا رب معاف کرنے والا ہے اور قدر فرمانے والا ہے' جس نے ہمیں اپنے فضل سے ابدی قیام کی جگہ ٹھہرا دیا' اب یہاں نہ کوئی ہمیں مشقت پیش آنی ہے اور نہ تھکان لاحق ہوگی. فاطر ﴾

23 ﴿ متقی لوگ وہاں باغوں اور نعمتوں میں رہیں گے' لطف لے رہے ہوں گے' ان چیزوں سے جو ان کا رب انہیں دے گا. اور ان کا رب انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا' ان سے کہا جائے گا' کھاؤ پیو مزے سے اپنے ان اعمال کے صلہ میں جو تم دُنیا میں کرتے رہے ہو. الطّور ﴾

24 ﴿ وہ آمنے سامنے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، اور ہم خوبصورت آنکھوں والی حوریں ان سے بیاہ دیں گے' جو لوگ ایمان لائے ہیں' اور ان کی اولاد بھی کسی درجۂ ایمان میں ان کے نقشِ قدم پر چلی ہے' ان کی اس اولاد کو بھی ہم (جنت میں) ان کے ساتھ ملا دیں گے. الطّور ﴾

25 ﴿ ہر شخص اپنے کسب کے عوض رہن ہے' ہم ان کو ہر طرح کے پھل اور گوشت' جس چیز کو بھی ان کا جی چاہے گا' خوب دیئے چلے جائیں گے' وہ ایک دوسرے سے جامِ شراب لپک لپک کر لے رہے ہوں گے' جس میں نہ یاوہ گوئی ہوگی' اور نہ ہی بدکرداری' اور ان کے لیے وہ لڑکے دوڑے پھر رہے ہوں گے' جو ان کے لیے مخصوص ہوں گے' ایسے خوب صورت جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی. الطّور ﴾

26 ﴿ یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے (دُنیا میں گزرے ہوئے) حالات پوچھیں گے' یہ کہیں گے کہ ہم پہلے اپنے گھر والوں میں ڈرے ہوئے زندگی بسر کرتے تھے' آخر کار اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنا فضل فرمایا اور ہمیں جھلسا دینے والی ہوا سے بچا لیا' ہم پچھلی زندگی میں اسی سے دعائیں مانگتے تھے' وہ بڑا ہی محسن اور رحیم ہے. الطّور ﴾

27 ﴿ جولوگ اپنے رب کی نافرمانی سے پرہیز کرتے تھے' انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا' یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور جنت کے دروازے پہلے ہی کھولے جا چکے ہوں گے' تو اس کے منتظمین (یعنی جنت کا انتظام چلانے والے فرشتے) ان سے کہیں گے' سلام ہو تم پر، بہت اچھے رہے' داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ کے لیے. الزمر ﴾

28 ﴿ وہ (جنتی لوگ) کہیں گے شکر ہے اس خدا کا جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچا کر دکھایا' اور ہم کو زمین کا وارث بنا دیا' اب ہم جنت میں یہاں چاہیں اپنی جگہ بنا سکتے ہیں' پس بہترین اجر ہے عمل کرنے والوں کے لیے' اور تم دیکھو گے کہ فرشتے عرش کے گرد حلقہ بنائے ہوئے اپنے رب کی حمد و تسبیح کر رہے ہوں گے اور لوگوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک حق کے ساتھ فیصلہ چکا دیا جائے گا' اور پکار دیا جائے گا کہ حمد ہے اللہ ربّ العالمین کے لیے. الزمر ﴾

29 ﴿ جب اجتماع کے دن وہ (اللہ تعالیٰ) تم سب کو اکٹھا کرے گا' وہ دن ہوگا ایک دوسرے کے مقابلے میں لوگوں کی ہار جیت کا' جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا ہے اور نیک عمل کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے گناہ جھاڑ دے گا' اور اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا' جن کے نیچے نہریں بہتی ہوئی ہوں گی' یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے. اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ دوزخ کے باشندے ہوں گے' جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے' اور وہ بدترین ٹھکانہ ہے. التغابن ۹-۱۰ ﴾

30 ﴿ آخرکار ہر شخص کو مرنا ہے' اور تم سب اپنے اپنے پورے اجر قیامت کے روز پانے والے ہو'------ کامیاب دراصل وہ ہے' جو وہاں آتشِ دوزخ سے بچ جائے' اور جنت میں داخل کر دیا جائے. رہی یہ دُنیا' یہ محض ایک فریب کی چیز ہے. اٰل عمران -۱۸۵ ﴾

31 حدیث > آپ ﷺ نے فرمایا' جب بہشتی لوگ بہشت میں اور دوزخی لوگ دوزخ میں پہنچ جائیں گے' اس وقت موت کو لے کر آئیں گے' اور دوزخ اور بہشت کے درمیان میں اس کو ذبح کر دیں گے. پھر ایک پکارنے والا (فرشتہ) یوں پکارے گا' بہشتیو! اب تم کو موت نہیں ہے' دوزخیو! اب تم کو موت نہیں ہے' اس وقت بہشتیوں کو خوشی پر خوشی ہوگی اور دوزخیوں کو رنج پر رنج ہوگا. (صحیح بخاری)

32 بہشتیوں کے لیے سب نعمتوں سے بڑھ کر ایک نعمت !

حدیث > آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہشتیوں کو پکارے گا (فرمائے گا) بہشتیو! وہ عرض کریں گے' پروردگار حاضر، جو ارشاد ہو، اللہ تعالیٰ فرمائے گا' اب تم خوش ہوئے' عرض کریں گے' اب بھی خوش نہ ہوں گے تو نے ایسی ایسی نعمتیں ہم کو عطا فرمائیں جو اپنی ساری خلقت میں کسی کو نہیں دیں' ارشاد ہوگا' اب ان سب نعمتوں سے بڑھ کر ایک نعمت سے تم کو سرفراز کرتا ہوں' وہ عرض کریں گے اب ان سے بڑھ کر کون سی نعمت ہوگی یا اللہ! ارشاد ہوگا' میں اپنی رضامندی تم پر اتارتا ہوں' اب میں کبھی تم پر غصے نہ ہوں گا. (صحیح بخاری)

انسان کی حقیقت اور کائنات میں اس کی حیثیت !

↑ TOP ↑

01 اللہ تعالیٰ نے جب ارادہ فرمایا انسان کی تخلیق کا، تو فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں. اس پر فرشتوں نے عرض کیا کہ آپ زمین میں کسی ایسے کو مقرر کرنے والے ہیں جو اس کے نظام کو بگاڑ دے گا اور خون ریزیاں کرے گا' جبکہ ہم آپ کی حمد و ثنا کے ساتھ ساتھ تسبیح اور آپ کے لیے تقدیس کر ہی رہے ہیں. اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کہ میں جانتا ہوں جو کچھ تم نہیں جانتے.

02 اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کا بت مٹی سے بنا کر اس میں اپنی روح پھونکی. جس سے حضرت آدمؑ ایک جیتے جاگتے انسان بن گئے. اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو ساری چیزوں کے نام سکھائے اور فرشتوں کے سامنے پیش کیا. اور ان سے فرمایا، کہ اگر تمہارا یہ خیال صحیح ہے (کہ کسی خلیفہ کے تقرر سے انتظام بگڑ جائے گا) تو ذرا ان چیزوں کے نام بتاؤ؟

03 اس پر فرشتوں نے عرض کیا کہ نقص سے پاک تو صرف آپ ہی کی ذاتِ اقدس ہے. ہم تو صرف اتنا ہی علم رکھتے ہیں جتنا کہ آپ نے ہم کو عطا کیا ہے. حقیقت میں سب کچھ سمجھنے اور جاننے والا آپ کے سوا کوئی نہیں.

04 اللہ تعالیٰ نے آدمؑ سے فرمایا، کہ تم انہیں ان چیزوں کے نام بتاؤ ؟ جب حضرت آدمؑ نے فرشتوں کو ان سب چیزوں کے نام بتا دیئے تو اللہ نے فرمایا، کہ میں نے تم سے کہا نہ تھا، کہ میں زمین و آسمان کی وہ ساری حقیقتیں جانتا ہوں اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو، سبھی مجھے معلوم ہے.

05 اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کے آگے جھک جاؤ (یعنی اس کو سجدہ کرو) تو سب جھک گئے' لیکن ابلیس نے انکار کیا' اور بڑائی کے گھمنڈ میں پڑ گیا. اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا ؟ کہ ابلیس تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا؟ ابلیس نے جواب دیا، کہ میں آدم سے اعلیٰ ہوں' آدم کو تو نے مٹی سے بنایا، اور میری تخلیق آگ سے کی گئی ہے. لہٰذا میں اس سے بہتر ہوں.

06 اس طرح ابلیس، اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں میں شامل ہو گیا. اور اس نے اللہ تعالیٰ سے قیامت تک کی مہلت مانگی' کہ اسے نسلِ انسانی کو بھٹکانے' گمرائیوں کی طرف ترغیب دینے کا موقع دیا جائے.

07 اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ مہلت دے دی' اور واضح کر دیا کہ میرے مخلص بندے تیرے کسی لالچ و وسوسے میں نہیں آئیں گے. اور نہ ہی ان پر تیری ذلیل چالوں کا کوئی اثر ہوگا. اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی واضح کر دی گئی، کہ شیطان کے پاس ایسا کوئی اختیار بھی نہیں ہے کہ وہ کسی بندۂ مومن سے طاقت سے کوئی بُرائی کرا سکے. لہٰذا وہ صرف انسان کے دل میں وسوسے اور لالچ وغیرہ کے ذریعے سے ہی اثر انداز ہو سکتا ہے' اس سے زیادہ وہ کوئی اختیار نہیں رکھتا.

08 اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ اور ان کی پسلی سے پیدا کردہ ان کی بیوی حضرت حواؑ کو جنت میں رہنے کے لیے' اس شرط کے ساتھ اجازت دی کہ اس درخت کا رُخ نہ کرنا جس سے تم کو منع کیا گیا ہے' ورنہ تم ظالموں میں شمار ہو گے.

09 آخرکار شیطان نے ان کو اس ممنوعہ درخت کی ترغیب دے کر اللہ کے حکم کی پیروی سے ہٹا دیا. اور ان کو اس حالت سے نکلوا کر چھوڑا' جس میں وہ تھے. اب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تم سب یہاں سے اُتر جاؤ! تم ایک دوسرے کے دُشمن ہو! اور اب تم کو ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھہرنا اور گزر بسر کرنا ہے. پھر آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھ کر توبہ کر لی' جس کو اللہ تعالیٰ نے قبول کر لیا. کیونکہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے.

10 اللہ نے ان کو وہاں سے نکالتے وقت یہ نصیحت بھی کی، کہ میری طرف سے جو کوئی ہدایت بھی تمہارے پاس پہنچے اس کی ہی پیروی کرنا. جو لوگ میری اس ہدایت کی پیروی کریں گے، تو ان کے لیے یہ جنت ہی ان کا گھر ہوگی' جو لوگ اس ہدایت کو قبول کرنے سے انکار کریں گے، اور ہماری آیات کو جھٹلائیں گے، تو وہی آگ میں جانے والے لوگ ہوں گے، اور وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے.

11 یہ نصیحت کر کے اللہ تعالیٰ نے نوعِ انسانی کے اس پہلے جوڑے کو زمین پر اُتارا. اور شیطان بھی اپنے ذلیل مشن کے ساتھ زمین پر انسانوں کو سیدھی راہ سے بھٹکانے کے لیے میدان میں آ گیا.

12 کہ انسانی زندگی کی ابتداء تو عرش پر ہوئی تھی' اور نوعِ انسانی کا پہلا جوڑا (حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ) جنت میں کچھ عرصہ کے لیے رہائش پذیر بھی رہا' وہاں کے حالات وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا. اپنے کانوں سے اللہ تعالیٰ کے احکامات بھی سن چکا تھا.

13 رہی بات انسان کی حقیقت اور حیثیت کی' تو وہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود ہی صاف طور پر اُسی وقت واضح کر دی تھی، یونہی حضرت آدمؑ کا بت مٹی سے بنایا' اور پھر اس میں اپنی روح پھونکی' اور ایک جیتا جاگتا انسان بنا دیا' اور فرشتوں کو حکم دیا، کہ آدمؑ کو سجدہ کرو فرشتوں نے سجدہ کیا' مگر ابلیس نے انکار کیا.

14 حضرت آدمؑ کو سجدہ نہ کرنے کا جو انجام ابلیس کو بھگتنا پڑا' ان سب باتوں سے باخوبی معلوم ہو جاتا ہے کہ انسان کا مرتبہ و مقام اور کائنات میں اس کی حیثیت کیا ہے. یعنی انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا اور پھر اپنے خلیفہ کی حیثیت کے طور پر اس کو زمین پر ایک محدود مدت کے لیے، محدود اختیارات کے ساتھ، اس کی آزمائش (امتحان) کی غرض سے رہنے کا موقع دیا گیا ہے.

15 اس آزمائشی مدت کے خاتمہ پر اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے، اور اپنے اختیارات کے استعمال کا جواب دینا ہے. جن کے اچھے یا بُرے استعمال کے مطابق ہی اللہ تعالیٰ اسے جزا یا سزا کے طور پر جنت یا دوزخ میں داخل فرمائیں گے.

16 دو باتیں جو کہ بڑی ہی اہم اور نہایت قابلِ غور ہیں، وہ یہ ہیں کہ ابلیس (شیطان) کی حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کی وجہ ؟ اور دوسری بات ممنوعہ درخت کی طرف حضرت آدمؑ کا رُخ کرنے کی بھول کے اسباب؟ یہ وہ دو بنیادی باتیں تھیں' جن کو اللہ تعالیٰ نے نہ ہی عرش پر پسند فرمایا' اور نہ ہی زمین پر پسند فرماتے ہیں.

17 یہی وہ باتیں ہیں جو انسان کو امتحان کی غرض سے اس زمین پر اتارے جانے کے ظاہری اسباب ثابت ہوئیں. مگر نہایت افسوس ہے کہ آج کا انسان' اللہ تعالیٰ کی ان دونوں ناپسندیدہ باتوں سے بچنے کی بجائے ان کے بار بار، اور کھلم کھلا ارتکاب میں بہت ہی آگے نکل گیا ہے. کاش! انسان کو اپنے اصل مقام، اللہ کے ہاں جواب دہی، اور پھر اپنے ہونے والے انجام کا احساس ہو جائے !

قرآن پاک اور مقصدِ قرآن پاک

↑ TOP ↑

01 ﴿ یہ قرآن تو سارے جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے' تم میں سے ہر اس شخص کے لیے جو راہِ راست پر چلنا چاہتا ہو. (التکویر) ﴾

02 ﴿ یہ (قرآن) ایک پیغام ہے سب انسانوں کے لیے اور یہ بھیجا گیا ہے اس لیے کہ ان کو اس کے ذریعہ سے خبردار کر دیا جائے، اور وہ جان لیں کہ حقیقت میں خدا بس ایک ہی ہے' اور جو عقل رکھتے ہیں وہ ہوش میں آ جائیں. (ابراہیم -۵۲) ﴾

03 ﴿ قسم ہے اس کتابِ مبین (قرآن) کی کہ ہم نے اسے ایک بڑی خیر و برکت والی رات میں نازل کیا' کیونکہ ہم لوگوں کو متنبہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے. (الدُّخان ۱ - ۳) ﴾

04 ﴿ اے نبی ﷺ کہو' کہ میری طرف ایک وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے (قرآن) غور سے سُنا' پھر (جا کر اپنی قوم کے لوگوں سے) کہا' کہ ہم نے ایک بڑا ہی عجیب قرآن سُنا ہے' جو راہِ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے' اس لیے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں' اور اب ہم ہرگز اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے. (الجِنّ ۱-۲) ﴾

05 ﴿ درحقیقت یہ (قرآن) پرہیزگاروں کے لیے ایک نصیحت ہے' اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ لوگ جھٹلانے والے ہیں' ایسے کافروں کے لیے یقیناً یہ موجبِ حسرت ہے' اور یہ بالکل یقینی حق ہے. (الحاقّۃ ۴۸-۵۲) ﴾

06 ﴿ میں قسم کھاتا ہوں تاروں کے مواقع کی' اور تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے کہ یہ ایک بلند پایہ قرآن ہے' ایک محفوظ کتاب میں ثبت' جسے مطہرین کے سوا کوئی چھو نہیں سکتا. (الواقعۃ ۷۵-۷۹) ﴾

07 ﴿ اللہ نے بہترین کلام اتارا ہے' ایک ایسی کتاب جس کے تمام اجزاء ہم رنگ ہیں اور جن میں بار بار مضامین دہرائے گئے ہیں. اسے سن کر ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرنے والے ہیں اور پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کے ذِکر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں. یہ اللہ کی ہدایت ہے جس سے وہ راہِ راست پر لے آتا ہے جسے چاہتا ہے اور جسے اللہ ہی ہدایت نہ دے اس کے لیے پھر کوئی ہادی نہیں ہے. (الزُّمر-۲۳) ﴾

08 ﴿ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو طرح طرح سے سمجھایا' مگر انسان بڑا ہی جھگڑالو واقع ہوا ہے. (الکہف - ۵۴) ﴾

09 ﴿ حقیقت یہ ہے کہ لوگ محض وہم و گمان کی پیروی کر رہے ہیں اور خواہشات نفس کے مرید بنے ہوئے ہیں. حالانکہ ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آ چکی ہے. کیا انسان جو کچھ چاہے اس کے لیے وہی حق ہے ؟ دُنیا اور آخرت کا مالک تو اللہ ہی ہے. (النّجم ۲۳-۲۵) ﴾

10 ﴿ ہم نے اس قرآن کو شبِ قدر میں نازل کیا ہے' اور تم کیا جانو کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے. فرشتے اور رُوح اس میں اپنے رب کے اِذن سے ہر حکم لے کر اُترتے ہیں' وہ رات سراسر سلامتی ہے طلوعِ فجر تک. (القدر) ﴾

---

11 اللہ تعالیٰ نے انسان کی ابتداء جب اس زمین پر کی' تو اسے جاننے' سوچنے' سمجھنے اور سنبھلنے کی طاقت و صلاحیت عطا کی' اور اس کے ساتھ ساتھ اچھائی اور بُرائی میں تمیز کرنے کے لیے عقل و علم اور شعور کے ساتھ ساتھ اپنی ہدایات سے نوازا.

12 انسان کو سیدھے راستے پر چلنے یا بُرے راستے کو اپنانے کی پوری آزادی دی. انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سونپی گئی تمام قوتوں کو استعمال کرنے کے اختیارات دیئے گئے.

13 انسان کو اس زمین پر اتارتے وقت' اللہ تعالیٰ نے ایک محدود خود اختیاری دے کر زمین پر' اپنے خلیفہ کی حیثیت سے ایک خاص نامعلوم محدود مدت تک زندگی بسر کرنے کا موقع دیا، تا کہ اسے آزمایا جائے.

14 اپنے خلیفہ کے عہدے پر انسان کو فائز کرتے وقت، اللہ تعالیٰ نے انسان کے ذہن میں یہ بات اچھی طرح بیٹھا دی تھی کہ، میں ہی تمہارا اور تمام کائنات کا مالک' معبود اور حاکم ہوں. تم نے فقط میری ہی بندگی کرنی ہے' جو ہدایات بھی تجھے میری طرف سے آئے اسی پر عمل کرنا.

15 اللہ تعالیٰ نے بتا دیا تھا کہ، یہ دُنیوی زندگی تمہارے لیے ایک امتحان ہے' اس میں ایک محدود زندگی گزارنے کے بعد تم میرے ہی پاس آؤ گے' اور میں ہی تمہارے تمام اعمال کی جانچ پڑتال کر کے یہ فیصلہ کروں گا' کہ تم نے اس امتحانِ زندگی میں کامیابی حاصل کی ہے یا فیل ہو کر واپس آئے ہو.

16 اللہ تعالیٰ نے یہ بھی سمجھا دیا تھا کہ، امتحانِ زندگی میں، کامیابی و ناکامی کے مطابق ہی تمہیں ابدی زندگی سے نوازہ جائے گا. اگر دُنیوی زندگی میں کامیاب (یعنی میری ہدایات کے مطابق اپنے اختیارات کو استعمال کیا ہوگا) لوٹو گے تو طرح طرح کی خوشیوں سے بھرپور جنت ہی تمہارا گھر ہوگا.

17 اللہ تعالیٰ نے یہ بھی سمجھا دیا تھا کہ، امتحانِ زندگی میں، اگر ناکام (یعنی اپنی خواہشاتِ نفس اور شیطانی وسوسوں پر عمل کرتے ہوئے اپنے قیاس و گمان کے مطابق زندگی گزار کر آؤ گے) لوٹو گے، تو تمہارا ٹھکانا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ اور طرح طرح کے دردناک عذاب ہوں گے.

18 انسان کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارتے وقت، یہ بات خوب اچھی طرح سمجھا دی تھی' کہ اگر تم میری ہی ہدایات کے مطابق دُنیا میں زندگی گزارو گے، تو تمہیں یقیناً دُنیا میں بھی اَمن و اِطمینان اور راحت نصیب ہوگی. اور پھر آخرت میں بھی تمہاری کامیابی ہوگی.

19 انسان کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارتے وقت، یہ بات خوب اچھی طرح سمجھا دی تھی' کہ اگر دُنیا میں تم اپنی زندگی میری ہدایات کے خلاف عمل کرتے ہوئے' یعنی اپنے قیاس و گمان اور خود ساختہ تعصّبات کے مطابق، شیطانی وسوسوں اور اپنی خواہشاتِ نفس پر عمل کرتے ہوئے گزار کر آؤ گے' تو یقیناً تم لوگ دُنیا میں بھی دنگا فساد و بے چینی کا مزہ چکھو گے اور آخرت میں بھی زیرِ عذاب ہی رہو گے.

20 حضرت آدمؑ وحواؑ کو، اللہ تعالیٰ نے، ان کی دُنیوی زندگی کے متعلق، ساری باتیں بتا دی تھیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے ان کو حقیقت سے خوب اچھی طرح روشناس بھی فرما دیا تھا. اور ہدایات واضح طور پر سمجھا دی تھیں' کہ زمین پر ان کو اور ان سے پیدا ہونے والی نسلِ انسانی کو کس طرح زندگی گزارنی ہے' اور اس کا مقصد کیا ہے. یعنی اس زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کے آخری فیصلے میں کامیاب ہونا ہے.

21 مجموعی طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ، اللہ نے حضرت آدمؑ وحواؑ کو قانونِ حیات بتا دیا تھا' یعنی ان کا طریق زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت (دین اسلام) تھا. اُنہوں نے یہ سارے کا سارا قانونِ حیات، اپنی اولاد کو خوب سمجھا دیا تھا' اور تاکید کی تھی کہ وہ مطیع خدا (مسلم) بن کر ہی زندگی بسر کریں.

22 ﴿یہ تمہاری اُمت حقیقت میں ایک ہی اُمت ہے اور میں (اللہ) تمہارا رب ہوں. بس تم میری عبادت کرو مگر (یہ لوگوں کی کارستانی ہے) کہ انہوں نے آپس میں اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا. سب کو ہماری طرف پلٹنا ہے. (الْاَنبیَآء ٩٢-٩٣)﴾

23 رفتہ رفتہ انسان' اللہ تعالیٰ اور اپنے والدین کی طرف سے دی گئی ہدایات کو اپنی غفلت و جہالت کی وجہ سے گم بھی کرتا رہا اور پھر جان بوجھ کر اور شرارت کے طور پر اس کو مسخ بھی کرتا رہا.

24 آخر کار انسانوں نے اللہ کی طرف سے دیئے گئے علمِ حقیقت میں طرح طرح کے شکوک وشبہات، وسوسوں اور غلط نظریوں کو ملا کر اپنی اپنی خواہشاتِ نفس کو مطمئن کرنے کے لئے اور ذاتی تعصّبات کی بنا پر بے شمار غلط مذاہب پیدا کر لیے. اور خدا کی طرف سے عطا کردہ عادلانہ اصول اخلاق اور تمدن (شریعت) کو چھوڑ دیا. جس کی وجہ سے خدا کی یہ زمین دَنگا وفساد' ظُلم وستم اور طرح طرح کے جرائم سے بھر گئی!

25 اللہ تعالیٰ، اگر چاہتے تو اپنی تخلیقی مداخلت سے کام لے کر ان بگڑے ہوئے انسانوں کو زبردستی راہِ راست پر لے آتے. مگر یہ بات انسان کو اللہ کی طرف سے دی ہوئی مہلت اور محدود خود اختیاری سے مطابقت نہ رکھتی تھی کہ انسانوں میں بغاوت کے پیدا ہوتے ہی وہ نسل انسانی کو ختم کر دیتے.

26 اللہ تعالیٰ نے، انسان سے اس کی راہنمائی کا جو وعدہ کیا تھا' اس کے مطابق انسانوں میں ہی سے اپنے نیک آدمیوں کو اس عظیم کام کا ذریعہ بنایا' اور ان کو اپنے پیغامات پہنچائے، تا کہ وہ اپنے لوگوں میں اللہ کے پیغامات کو واضح طور پر پہنچا سکیں.

27 اللہ تعالیٰ نے اپنے ان منتخب کردہ بندوں کو علم حقیقت سے بھی آگاہ کیا' اور قانونِ حیات کا علم بھی عطا کیا' اور ان کو یہ کام بھی سونپا کہ وہ لوگوں کو دینِ حق کی دعوت دیں، جس سے لوگ ہٹ چکے تھے.

28 ہزاروں برس تک یہ سلسلہ چلتا رہا. مختلف اقوام میں مختلف پیغمبر آئے' اور وہ سب کے سب صرف اور صرف دین حق کی ہی دعوت دیتے رہے.

29 سب پیغمبروں نے اپنے اپنے دور میں اللہ کی طرف سے عائد کی گئی اس ذمہ داری کو خوب اَحسن طریقے سے ادا کیا' مگر ہمیشہ یہی ہوتا رہا کہ لوگوں کی اکثریت نے اس دعوت کو قبول کرنے سے نہ صرف انکار ہی کیا' بلکہ داعیِ حق کو طرح طرح کی تکالیف بھی دیں.

30 جن لوگوں نے اس دعوت کو قبول کیا تھا اور اُمتِ مسلمہ کی حیثیت اختیار کی تھی' تو وہ بھی رفتہ رفتہ خود بگڑتے چلے گئے' یہاں تک کہ ان میں سے بعض اُمتوں نے تو ہدایت الٰہی کو بالکل ہی گم کر دیا' اور جبکہ بعض نے خدا کے ارشادات میں تبدیلیاں کر دیں.

31 آخر کار اللہ تعالیٰ نے، سرزمینِ عرب میں حضرت محمد ﷺ کو اسی کام کے لیے مبعوث فرمایا، جس کے لیے تمام انبیاءؑ آتے رہے تھے.

32 حضرت محمد ﷺ کے مخاطب عام انسان بھی تھے اور پچھلے انبیاءؑ کے بگڑے ہوئے پیرو بھی. سب کو دین حق کی دعوت دینا اور جو اس دعوت وہدایت کو قبول کر لیں' انہیں ایک ایسی اُمت بنا دینا ان کا کام تھا، جو ایک طرف تو خود اپنی زندگی کا نظام اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہدایات کے مطابق قائم کریں' اور دوسری طرف دُنیا کی اصلاح کے لیے بھی جدوجہد کریں.

33 اسی دعوت وہدایت کی کتاب یہ قرآن پاک ہے. جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر انسان کی اصلاح وفلاح کے لیے نازل فرمائی.

34 قرآن پاک کا موضوع انسان ہے' یعنی یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ انسان کی حقیقی فلاح اور نقصان کس چیز میں ہے.

35 قرآن پاک کے مرکزی مضمون پر غور کیا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ حقیقت صرف وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا خلیفہ بناتے وقت' خوب اس کے ذہن نشین کر دی تھی. اس کے علاوہ باقی جتنے بھی مختلف رویے وطرزِ زندگی انسان نے اپنی خواہشاتِ نفس کو مطمئن کرنے اور ذاتی تعصّبات کی بنا پر اپنا لیے ہیں' وہ سب کے سب غلط اور تباہ کن ہیں.

36 قرآن پاک کا مدعا یہی ہے کہ حقیقت' یعنی دین حق یا صحیح طرزِ زندگی کی طرف انسان کو دعوت دینا' اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہدایات وتعلیمات واحکامات کو واضح طور پر پیش کرنا ہے' جسے انسان اپنی غفلت وجہالت سے گم بھی کرتا رہا ہے' اور جان بوجھ کر اور شرارت کے طور پر اس میں تبدیلیاں بھی کرتا رہا ہے.

کیفیت نزولِ قرآن پاک

01 اللہ تعالیٰ نے ملکِ عرب کے شہر مکہ معظمہ میں اپنے مخلص بندے حضرت محمد ﷺ کو آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے نبوت کے کام کے لیے منتخب کیا، اور اسے اپنے پیغامات پہنچائے اور حقیقت کا علم بخشا. آپ ﷺ کو حکم دیا کہ وہ خود اپنے آپ کو ایک آخری رسولِ خدا کی حیثیت سے' خدا کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق اس عظیم کام کے لیے تیار کریں.

02 شروع شروع کی یہ ہدایات وپیغامات نہایت ہی پُر اثر' دل نشین اور شریں' مگر مختصر بولوں پر مبنی ہیں' ان میں عرب کا مقامی رنگ بہت زیادہ محسوس ہوتا ہے' عالمگیر شہادتیں' مثالیں اور دلیلیں وہاں کے قریب ترین ماحول سے لی گئیں ہیں' جن سے مخاطب لوگ خوب واقف ہوتے.

03 دین حق کی دعوت کا یہ ابتدائی مرحلہ تقریباً نبوت کے پہلے پانچ سال تک جاری رہا. اور اس مرحلے میں دین حق کی دعوت وتبلیغ کا ردِ عمل مندرجہ تین صورتوں میں ظاہر ہوا.

04 (1) چند مخلص اور صالح آدمیوں نے دعوتِ حق کو تہہِ دل سے قبول کر لیا' اور وہ اُمتِ مسلمہ بننے کے لیے تیار ہو گئے.

05 (2) لوگوں کی اکثریت اپنی خواہشاتِ نفس کی بندگی اور آبائی طرزِ زندگی کی محبت کے سبب حضورؐ اور اہلِ ایمان کی بھرپور مخالفت پر اُتر آئی.

06 (3) تیسرا ردِ عمل یہ ہوا کہ اس دعوتِ حق کی تبلیغ کی آواز مکے اور قریش کی حدود سے نکل کر ملکِ عرب اور دُنیا کے وسیع حلقے تک پہنچ گئی.

07 دعوتِ حق کے ابتدائی مرحلہ کے بعد حضور اکرم ﷺ کو اسلام کی اس تحریک کو آگے پھیلانے کے لیے سخت مشکلات سے دوچار ہونا پڑا. کیونکہ ابھی دعوت حق اور پرانی جاہلیت کے درمیان پُر زُور کشمکش شروع ہو چکی تھی. اور اس کشمکش کا سلسلہ تقریباً آٹھ نو سال تک چلتا رہا.

08 دعوتِ حق اور پرانی جاہلیت کی اس سخت کشمکش کی بڑی وجہ یہ تھی کہ ان دِنوں میں مکہ معظمہ میں کوئی خاندان اور کوئی گھر ایسا نہیں تھا کہ جس کے کسی نہ کسی فرد نے اسلام قبول نہ کر لیا ہو. جس کی وجہ سے مخالفین دعوتِ حق کی دُشمنی میں بہت آگے بڑھ گئے تھے.

09 کفار ومشرکین مکہ کے اپنے بھائی' بہنیں' بیٹے' بیٹیاں' بہنوئی' بھانجے اور بھتیجے، دعوتِ حق کے نہ صرف پیرو ہی تھے، بلکہ جان نثار بھی بن گئے تھے. اہل مکہ کے یہ دل وجگر کے ٹکڑے دعوتِ حق کو قبول کرتے ہی ان اپنے مشرکین آباواجداد سے اللہ کی راہ میں جنگ کے لیے تیار ہو گئے.

10 اللہ تعالیٰ، کفر واسلام کی اس شدید اور طویل کشمکش کے دوران حسبِ موقع اور حسبِ ضرورت حضرت محمد ﷺ پر انوکھے انداز میں قرآن کی مختلف آیات نازل کرتا رہا. جن میں اہل ایمان کے لیے ابتدائی ہدایات واحکامات اور مخالفین کے لیے مختلف قوموں کے انجام بد کو بیان فرما کر ان کو عبرت دلائی گئی.

11 کفر و اسلام کی شدید کشمکش کے دوران، توحید و آخرت پر ایمان لانے کے سلسلے میں مختلف دلیلیں پیش کی گئیں. اور ان عقائد پر غور و فکر کے لیے زمین و آسمان' دن اور رات' انسانی وجود کی ساخت کے ساتھ ساتھ نظامِ کائنات کی بے شمار اشیاء کو بطور مثال پیش کیا گیا، تا کہ لوگ حقیقت سے واقفیت حاصل کر سکیں.

12 مکی سورتوں میں زیادہ تر خدا کے غضب' قیامت کی ہولنا کیوں اور عذاب دوزخ سے ڈرایا گیا ہے. اور ان مشرکین و کفارین، جو کہ اللہ کی نافرمانی کرتے، ان کو سخت ملامت کی گئی اور ان کے سامنے اخلاق و تمدن کے بڑے بڑے بنیادی اصول پیش کیے گئے، جن پر ہمیشہ سے اللہ کے نیک بندے عمل کرتے چلے آئے ہیں.

13 دینِ حق کی دعوت کا یہ مرحلہ، مزید چھوٹے چھوٹے مرحلوں پر مشتمل تھا. جن میں سے ہر آنے والے وقت پر دعوتِ حق وسیع ہوتی چلی گئی جب کہ اس کی مزاحمت میں بھی شدت بڑھتی گئی. اور اس کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنے پیغامات میں حضرت محمد ﷺ کو ہدایات و احکامات بیان فرما کر ان کی اور دیگر اہل ایمان کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی فرماتے ہیں.

14 مکہ معظمہ میں تیرہ سال تک دعوتِ حق کی تبلیغ کرنے کے بعد آپ ﷺ، اللہ تعالیٰ کے حکم کے عین مطابق' اپنے بیشتر اہلِ ایمان ساتھیوں کے ہمراہ مدنیہ میں ہجرت فرما کر آ گئے. اس طرح دعوتِ حق اپنے تیسرے مرحلے میں داخل ہو گئی. اس مرحلے میں دعوتِ حق کی مخالفت میں مشرکین و کفارین کے علاوہ ایک تو منافقین بھی شامل ہو گئے' اور دوسری طرف پچھلے انبیاء کرامؑ کی اُمتوں (یہود و نصاریٰ) سے بھی سابقہ پیش آیا.

15 بالآخر دس سال کی شدید کشمکش کے بعد، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو سونپے گئے دعوتِ حق کے عظیم مشن کو مکمل فرماتے ہوئے پورے عرب میں اپنے دین اسلام کا بول بالا فرمایا.

16 اس مرحلے کی بھی مزید منزلیں تھیں اور ہر ہر منزل کی اپنے حالات و واقعات کی مناسبت سے مختلف ضرورتیں تھیں' ان ضرورتوں کو ہی مدِنظر رکھتے ہوئے، اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغامات کے ذریعے حضورِ اکرم ﷺ کی رہنمائی فرماتے ہوئے' آپ ﷺ کو ایک مثالی اسلامی مملکت کی بنیاد رکھنے اور اس کے نظم و نسق کو عدل و انصاف کے ساتھ چلانے میں مدد فرمائی.

17 اہلِ ایمان پر واضح کر دیا گیا کہ وہ دُنیا میں اللہ تعالیٰ کی خلافت کے فرائض سرانجام دینے کے لیے اپنے آپ کو کس طرح تیار کریں.

18 مدنی دور کی آیات اور سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے ایک طرف تو مسلمانوں کی تعلیم و تربیت فرمائی' یعنی ان کے کمزوریوں پر انہیں تنبیہ فرمائی' ان کو راہِ خدا میں جہاد کرنے کی ترغیب دلائی.

19 اہلِ ایمان کو شکست و فتح' خوشی و غمی' خوشحالی و بدحالی' امن و خوف' الغرض ہر صورتِ حال میں اس کی مناسبت سے اعلیٰ اخلاقیات کا درس دیا' اور اہلِ ایمان کو اعلیٰ ترین اخلاقیات و معاشرت کی تعلیمات دے کر اس طرح تیار کیا، کہ وہ آپ ﷺ کے بعد' آپ ﷺ کے سچے جان نشین بن کر' اس دعوتِ حق کے عظیم مشن کو برقرار رکھ سکیں.

20 ان لوگوں کو جو دائرۂ ایمان سے ابھی باہر تھے' یعنی اہلِ کتاب' منافقین' کفار و مشرکین، ان سب کو ان کی مختلف حالتوں کے مطابق' سمجھانے' نرمی سے دعوت دینے' سختی سے ملامت اور نصیحت کرنے' خدا کے عذاب سے ڈرانے اور سبق آموز واقعات و حالات سے عبرت دلانے کی کوشش کی جاتی تھی' تا کہ ان لوگوں پر حجت تمام کر دی جائے.

21 اللہ تعالیٰ نے تیس (۲۳) سال کی مدت میں آپ ﷺ پر قرآن پاک کے نزول کو حسبِ ضرورت تھوڑا تھوڑا کر کے مکمل فرمایا.

قرآن پاک کی رُوح سے آشنائی

01 قرآن پاک کی تلاوت کرنا باعث اجر و ثواب ہے' اس میں کوئی شک نہیں کہ جتنی زیادہ تلاوت ہم کریں گے' اتنا ہی زیادہ اجر و ثواب اللہ تعالیٰ ہمیں عطا کریں گے، اور ہمارے نامۂ اعمال ہی نیکیاں جمع کرتے جائیں گے. لیکن جب تک انسان وہ کام عملاً نہ کرنے پائے' جن کے لیے قرآن پاک میں بار بار احکامات و ہدایات و تعلیمات آئی ہیں' تو اس وقت تک انسان پوری طرح قرآن پاک کی روح سے آشنا نہیں ہو سکتا.

02 قرآن پاک دعوتِ حق اور تحریکِ حق کی کتاب ہے' جس کے آغازِ نزول ہی سے آپ ﷺ کو جہالت میں ڈوبی ہوئی خلقتِ خدا کے مقابلے میں لا کھڑا کیا گیا' اور جہالت و باطلیت کے خلاف آپ ﷺ سے آواز بلند کروا کر جہالت و ضلالت کے علمبرداروں سے سخت مقابلہ کروایا گیا.

03 یہی کتابِ ہدایت (قرآن پاک) آپ ﷺ کی پکار سے دعوتِ حق کا کام شروع کر کے اللہ تعالیٰ کی خلافت کے قیام تک پورے تئیس (۲۳) سال تک اس عالی شان تحریک کی رہنمائی کرتی رہی' اور حق و باطل کی اس سخت کشمکش کے دوران ہر منزل اور ہر ہر مرحلے پر حوصلہ افزائی بھی فرماتی رہی.

04 قارئین کرام! ذرا غور کیجیے' کہ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم معرکہ اسلام و کفر میں قدم ہی نہ رکھیں اور اس کشمکش کی کسی منزل و مرحلہ سے ہمیں گزرنے کا اتفاق ہی نہ ہوا ہو، اور صرف قرآن پاک کے الفاظ پڑھ پڑھ کر اس کی ساری حقیقتیں ہمارے سامنے بے نقاب ہو جائیں؟

05 قرآن پاک کی روح سے پوری طرح آشنائی تو ہم اسی صورت میں کر سکتے ہیں' جب اس کتاب کے مطابق اپنی عملی زندگی میں خود عمل کریں اور پھر اسی کتابِ حق کی ہدایات و تعلیمات کے مطابق دعوتِ حق کو لے کر اُٹھیں اور اسے دُنیا میں پھیلائیں.

06 جس جس طرح یہ مقدس کتاب، ہدایات دیتی جائے، اسی طرح آگے آگے ہم قدم بڑھاتے جائیں. تب اسی طرح کے سارے تجربات و صورتِ حالات اور واقعات ہمیں بھی پیش آئیں گے، جو نزولِ قرآن کے وقت آپ ﷺ اور اہلِ ایمان کو پیش آئے تھے.

07 جب اس کتابِ مقدس کی تعلیمات کے مطابق ہم عمل کرتے ہوئے دعوتِ حق کو لے کر نکلیں گے' تو یقیناً اسی دعوت کے دوران' ہم مکے' حبش اور طائف کی طرح کی منزلوں سے بھی ہمارا گزر ہو گا' اور بدر و اُحد سے لے کر حُنین و تبوک کی طرح کے مرحلوں سے بھی ہمارا سامنا ہو گا.

08 اس دعوتِ حق کے دوران ابو جہل و ابولہب سے ملتے جلتے لوگوں سے ہمارا واسطہ بھی پڑے گا' اور منافقین و یہود کی طرز کی شخصیات بھی ظاہر ہوں گی. الغرض ہر طرح کے حالات و واقعات ہمیں پیش آئیں گے' اور طرح طرح کے انسانی کرداروں سے ہمیں واسطہ بھی پڑے گا.

09 ان پیش آنے والے مختلف حالات و واقعات میں قرآن پاک ہماری رہنمائی بھی فرمائے گا اور ہمیں احساس بھی دلائے گا کہ یہ وہ صورتِ حالات ہیں جن کے دوران قرآن کی مختلف آیات نازل ہوئیں اور اہلِ ایمان کی رہنمائی و حوصلہ افزائی فرمائی. اس لیے قرآن پاک کے احکامات و ہدایات و تعلیمات کو پوری طرح سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان ان کو عملی طور پر اپنی زندگی میں لائے.

10 جو احکامات و تعلیمات بھی قرآن پاک میں دی جاتی ہیں' ان کو خوب سمجھے اور ان کے مطابق عمل کرے. اپنے ساتھ پیش آنے والے اچھے یا بُرے حالات میں قرآن پاک کی طرف رجوع کرے' اور اسی کے مطابق اپنی ہر اُلجھن کا حل تلاش کرے.

11 جو انسان اپنی انفرادی زندگی کو قرآن کی پیروی سے آزاد رکھتا ہو' وہ کبھی بھی قرآن پاک کی روح سے آشنا نہیں ہو سکتا. اسی طرح جو قوم اجتماعی طور پر قرآن کی بنائی ہوئی روش کے خلاف چل رہی ہو' یاد رکھو! وہ قوم بھی قرآن پاک کی روح سے آشنائی حاصل کرنے سے محروم رہتی ہے.

12 قرآنی احکامات وہدایات اور تعلیمات' انسان کی دُنیوی و اُخروی فلاح اور بہتری کے لیے ہی بیان کی گئی ہیں' ان پر عمل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ قرآن پاک کی تعلیمات و احکامات کو سمجھا جائے.

13 قرآنی احکامات وہدایات اور تعلیمات کو سمجھنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ، اس مقدس کتاب کا ترجمہ وتفسیر کے ساتھ مطالعہ کیا جائے' اس کے معنی ومفہوم پر طالبِ حق کی حیثیت سے صدقِ دل وتوجہ کے ساتھ غور وفکر کیا جائے. اپنے اعمال کو اس کتابِ پاک میں دی گئی ہدایات وتعلیمات کے مطابق بنانے کی کوشش تبھی ہو سکتی ہے' جب کہ ہم اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات وہدایات وتعلیمات کو صحیح صحیح سمجھ سکیں.

14 قرآن پاک عربی زبان میں نازل ہوا ہے' اس کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے کچھ اہلِ اقتدار واختیار' اہلِ علم اور نیک بندوں نے دن رات محنت کر کے' دُنیا کی مختلف زبانوں میں اس کلام پاک کے ترجمے وتفسیریں لکھیں. جن سے ہم سب کو خود بھرپور فائدہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ آنے والی نسلوں کو یہ ساری معلومات منتقل کرنے کے لیے ہر وقت مصروفِ عمل رہنا چاہیے.

ترتیبِ قرآن پاک

01 قرآن پاک کا نزول جس روز مکمل ہوا تھا' اسی روز اس کی موجودہ ترتیب بھی مکمل ہو گئی تھی.

02 جس عظیم ہستی نے اس کو نازل فرمایا ہے اسی نے اس قرآن پاک کو اس موجودہ ترتیب پر مرتب بھی فرمایا ہے.

03 جس کے قلبِ اَطہر پر یہ عالم گیر ہدایت کی کتاب نازل فرمائی گئی تھی اسی کے ہاتھوں سے اسے اس موجودہ ترتیب پر مرتب بھی فرمایا گیا ہے.

04 قرآن پاک کی ایک ترتیب تو وہ ہے، جس پر اللہ نے اسے حسبِ ضرورت نازل فرمایا. اس نازل شدہ ترتیب کو ترتیبِ نزول کا نام دیا گیا ہے.

05 جس ترتیب میں آج ہم قرآن پاک کو پا رہے ہیں، اس ترتیبِ قرآن کو ترتیبِ تلاوت کہتے ہیں.

06 ترتیبِ تلاوت وہی ترتیب ہے، جو حضور اکرم ﷺ نے خود، اللہ تعالیٰ کے حکم سے مرتب فرمائی.

07 جب کوئی سورت نازل ہوتی تو آپؐ اسی وقت اپنے کاتبوں میں سے کسی کو بلا کر ہدایت فرما دیتے کہ یہ سورہ، فلاں سورہ کے بعد اور فلاں سورہ کے پہلے رکھی جائے.

08 اگر قرآن کی کوئی آیت یا آیات ایسی نازل ہوتیں، جن کو مستقل سورہ بنانا مقصود نہ ہوتا' تو آپ ﷺ ہدایت فرما دیتے کہ اسے فلاں سورہ کے فلاں مقام پر درج کیا جائے. اس طرح قرآن پاک کا نزول جس روز مکمل ہوا، اسی روز یہ موجودہ ترتیبِ قرآن بھی مکمل ہو گئی تھی.

مکی اور مدنی سورتوں کی تقسیم

01 قرآن پاک کی سورتوں کے مقامِ نزول کو (مکی اور مدنی) ان دو مقاموں میں ہی تقسیم کیا گیا ہے.

02 قرآن پاک کی جن سورتوں کے ساتھ مکی لکھا ہوتا ہے ان سے مراد ہے کہ وہ سورتیں حضور اکرم ﷺ پر ہجرتِ مدینہ سے پہلے نازل ہوئی ہیں.

03 قرآن پاک کی جن سورتوں کے ساتھ مدنی لکھا ہے ان سے مراد یہ ہے کہ یہ سورتیں حضور اکرم ﷺ پر ہجرتِ مدینہ کے بعد نازل ہوئیں ہیں.

04 ایسا ہرگز نہیں ہے کہ، مکی سورتیں صرف شہر مکہ میں ہی نازل ہوئی ہیں' یا مدنی سورتیں صرف شہر مدینہ میں ہی حضور ﷺ پر نازل ہوئی ہوں گی.

05 مکی یا مدنی سورتیں، ان دو ناموں میں تقسیم کرنے والا جو خاص واقعہ ہے وہ واقعہ ہجرتِ مدینہ کا ہے.

06 ہجرت مدینہ کے بعد جو سورت یا آیات بھی نازل ہوئیں، ان کو مدنی آیات یا مدنی سورتوں میں شامل کیا گیا ہے.

07 جو آیات یا سورتیں ہجرت مدینہ سے پہلے یا سفر ہجرت مدینہ کے دوران میں نازل ہوئیں، ان کو مکی آیات یا مکی سورتیں کہا جاتا ہے.

08 قرآن پاک کی کچھ سورتیں ایسی ہیں، کہ وہ پوری کی پوری مکی، یا پوری کی پوری مدنی ہیں.

09 قرآن پاک کی کچھ مکی سورتوں میں چند مدنی آیات بھی حسبِ ضرورت شامل فرمائی گئی ہیں

10 قرآن پاک کی کچھ مدنی سورتوں میں چند مکی آیات بھی حسبِ ضرورت شامل فرمائی گئی ہیں.

11 کسی سورت کا مکی یا مدنی ہونا، عموماً اس کی اکثر ابتدائی آیات کی وجہ سے شمار کیا گیا ہے.

مکی آیات اور سورتوں کی چند خصوصیات

01 سجدے کی آیات سب کی سب مکی سورتوں میں آئی ہیں.

02 قصہ آدم وابلیس، ماسوائے سورہ بقرہ کے، مکی سورتوں میں ہی آیا ہے.

03 مکی آیتوں میں نہ ہی منافقوں کا ذکر آیا ہے اور نہ ہی جہاد کے بارے میں احکامات صادر فرمائے گئے ہیں.

04 جس سورت میں بھی لفظ کلا (ہرگز نہیں) آیا ہے وہ مکی سورت ہے اور یہ لفظ ۱۵ سورتوں میں ۳۳ دفعہ آیا ہے. وہ ساری سورتیں قرآن کے آخری نصف حصے میں ہیں.

مکی سورتوں کی عمومی اور اکثری، چند خصوصیات.

01 یعنی اکثر اوقات ایسا ہی ہوا ہے، لیکن کبھی کبھی ان کے خلاف بھی ہوا ہے.

02 مکی سورتیں اور آیتیں عموماً چھوٹی چھوٹی اور مختصر سی ہیں.

03 مکی سورتوں میں، لفظ یایھا الناس (اے لوگو) اکثر آیا ہے.

04 مکی سورتوں میں اہلِ ایمان کا مقابلہ مشرکین یعنی بت پرستوں سے ہے.

05 مکی سورتوں میں زیادہ تر، پچھلی اُمتوں کے واقعات اور رسول اللہ ﷺ کو صبر وتسلی کی تلقین فرمائی گئی ہے.

06 مکی سورتوں میں احکام وقوانین کم مگر زیادہ تر توحید' رسالت اور آخرت کے اثبات، قیامت، حساب کتاب' جنت و دوزخ کی منظر کشی کی گئی ہے.

07 مکی سورتوں میں اندازِ بیان پُرشکوہ ہے' ان میں نظام کائنات کی مختلف اشیاء کو بطور مثال پیش کرتے ہوئے انسان کو حقیقت کی تلاش کے لیے غور وفکر کی دعوت نمایاں ہے. اور ان میں ذخیرہ الفاظ بہت وسیع ہے.

حضور ﷺ کی مکی زندگی کے اَدوار

قرآن پاک کی مکی سورتوں کی پہچان کے لیے حضور ﷺ کی مکی زندگی کے اَدوار

01 مکی سورتوں میں بہت سی سورتیں یا آیات ایسی ہیں جن کے زمانۂ نزول یا موقعِ نزول کے بارے میں صحیح و معتبر روایات نہیں ملتی ہیں۔

02 زیادہ سے زیادہ صحت کے ساتھ جو کچھ بھی کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک طرف تو ہم مکی سورتوں کی شہادتوں کو اور دوسری طرف آپ ﷺ کے مکی زندگی کے اَدوار کو سامنے رکھیں، پھر دونوں کا تقابل کریں کہ کون سی سورت کس دَور سے تعلق رکھتی ہے۔

03 اس طرزِ تحقیق کو ذہن میں رکھ کر جب ہم آپ ﷺ کی مکی زندگی پر نگاہ ڈالتے ہیں تو یہ دعوتِ اسلامی کے نقطۂ نظر سے، ذیل کے بڑے بڑے چار اَدوار پر منقسم نظر آتی ہے:-

04 پہلا دَور، آغازِ بعثت سے لے کر اعلانِ نبوت تک کے تقریباً تین سال۔ جس میں آپ ﷺ کی طرف سے دعوتِ حق خفیہ طریقوں سے خاص خاص آدمیوں کو دی جاتی تھی، مگر عام اہلِ مکہ کو اس کا علم نہ تھا۔

05 دوسرا دَور، اعلانِ نبوت سے لے کر ظلم وستم کے آغاز تک کے تقریباً دو سال۔ جس میں پہلے آپ ﷺ کی تبلیغ کی مخالفت شروع ہوئی، اور پھر وہ مزاحمت کی شکل اختیار کر گئی، حتیٰ کہ آپ ﷺ اور اہلِ ایمان پر الزامات سے لے کر زیادتیوں تک کی نوبت آ گئی۔

06 تیسرا دَور، آغازِ فتنہ سے لے کر ابو طالب اور حضرت خدیجہؓ کی وفات تک (۵ نبویؐ سے لے کر ۱۰ نبویؐ تک) تقریباً پانچ یا چھ سال۔ جس میں آپ ﷺ اور اہلِ ایمان کی مخالفت و مزاحمت انتہائی شدت اختیار کر گئی۔ اسی دَور میں مسلمانوں کا معاشی و معاشرتی مقاطعہ بھی کیا گیا، اور آپ ﷺ کو اپنے اہلِ ایمان ساتھیوں سمیت شعبِ ابی طالب میں محصور کر دیا گیا۔

07 چوتھا دَور، ۱۰ نبویؐ سے لے کر ۱۳ نبویؐ تک کے تقریباً تین سال۔ یہ حضورِ اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں پر انتہائی سختی اور مصیبت کا زمانہ تھا۔ اسی دَور میں آپ ﷺ طائف گئے، مگر وہاں بھی آپ ﷺ کو پناہ نہ ملی، اسی دَور میں اہلِ مکہ، آپ ﷺ کو قتل کرنے، قید کرنے یا مکہ سے نکالنے کے مشورے کر رہے تھے، کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انصار کے دل اسلام کے لیے کھول دیئے گئے، اور اُنہی کی دعوت پر آپ ﷺ مدنیہ ہجرت فرما گئے۔

08 مندرجہ بالا مختلف اَدوار میں قرآن پاک کی جو سورتیں نازل ہوئیں ہیں، وہ اپنے مضامین اور اندازِ بیان میں، دوسرے دَور کی سورتوں سے قدرے مختلف ہیں۔ ہر دَور کی خصوصیات کا اثر، اس دَور کے نازل شدہ کلام میں بڑی حد تک نمایاں نظر آتا ہے۔ انہی علامات پر اعتماد کر کے ہر مکی سورت کے بارے میں نشان دہی کی گئی ہے، کہ وہ سورت، مکہ کے کس دَور میں نازل ہوئی ہے۔

آپ ﷺ کی مدنی زندگی

01 مدنی سورتوں کا زمانۂ نزول تو قریب قریب معلوم ہے یا تھوڑی بہت کوشش سے معلوم ہو جاتا ہے، بلکہ ان کی بکثرت آیات کی انفرادی شانِ نزول تک کو معتبر ذرائع اور روایات سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

02 آپ ﷺ کے مدنی عہد کو مندرجہ ذیل بیان کیے گئے تین مرحلوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے :-

03 مدنی عہد کا پہلے مرحلہ، آپ ﷺ کے مدنی عہد کے پہلے مرحلے میں مخالفین حق کی طرف سے اہلِ ایمان کے خلاف طرح طرح کے فتنے اور اضطرابات برپا کیے گئے۔ اندرونِ مدنیہ سے مختلف رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ بیرونِ مدنیہ سے حق کے دُشمنوں نے مدینہ کو صفحۂ ہستی سے بالکل مٹانے کے لیے زبردست چڑھائیاں شروع کر دیں۔ یہ مرحلہ صلح حُدیبیہ (ذیقعدہ ۶ ھ) پر ختم ہوتا ہے۔

04 مدنی عہد کا دوسرا مرحلہ، اس مرحلے میں آپ ﷺ کی بت پرست قیادت سے صلح ہوگئی اور یہی وہ مرحلہ ہے جس میں آپ ﷺ نے شاہانِ عالم کو دینِ حق کی دعوت پیش کی۔ آپ ﷺ کی مدنی زندگی کا یہ مرحلہ فتح مکہ (رمضان ۸ ھ) پر مکمل ہو جاتا ہے۔

05 مدنی عہد کا تیسرا مرحلہ، یہ وہ مرحلہ ہے جس میں لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوئے۔ اسی مرحلے میں مختلف قوموں اور قبیلوں کے وفود کی بھی مدنیہ میں آمد ہوئی۔ آپ ﷺ کے مدنی عہد کا یہ مرحلہ آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے اُخیر (ربیع الاول ۱۱ ھ) پر مکمل ہو جاتا ہے۔

مدنی سورتوں اور آیتوں کی چند خصوصیات

01 ہر وہ سورت یا آیت جس میں جہاد فی سبیل اللہ کے احکامات آئے ہیں، وہ مدنی ہے۔

02 ہر وہ آیت جس میں منافقوں کا ذکر آیا ہے، وہ بھی مدنی ہی ہے۔

مدنی سورتوں اور آیتوں کی عمومی اور اکثری چند خصوصیات

01 مندرجہ ذیل مدنی سورتوں اور آیتوں کی چند عمومی اور اکثری خصوصیات ہیں۔ کبھی کبھی ان کے خلاف بھی ہوا ہے، مگر اکثر و بیشتر ایسا ہی ہوا ہے۔

02 مدنی آیات اور سورتیں عموماً لمبی لمبی اور مفصل ہیں۔

03 مدنی سورتوں میں زیادہ تر مقابلہ اہلِ کتاب اور منافقین سے ہے۔

04 مدنی سورتوں کا اسلوبِ بیان مکی سورتوں کے اسلوبِ بیان کی نسبت زیادہ سادہ ہے۔

05 مدنی سورتوں میں، یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا (اے ایمان والو) کے الفاظ بار بار آئے ہیں۔

06 مدنی آیات و سورتوں میں زیادہ تر خاندانی، تمدنی قوانین، جہاد و قتال کے متعلق ہدایات و احکامات، بیان کیے گئے ہیں۔

حفاظتِ قرآن پاک

01 قرآن پاک کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لی ہے، اس لیے اس کلام پاک میں کوئی تبدیلی ناممکن ہے۔

02 سورہ اَلْقِیٰمَہ میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے فرمایا کہ قرآنِ کریم کو یاد رکھنے کے لیے آپ کو عین نزولِ وحی کے دوران جلدی جلدی الفاظ دہرانے کی ضرورت نہیں، میں خود آپؐ میں ایسا حافظہ پیدا فرما دوں گا، کہ آپؐ اسے کبھی نہیں بھول سکیں گے۔

03 ابتدائے اسلام میں سب سے زیادہ زُور حفظِ قرآن پر دیا گیا۔ یونہی کچھ آیاتِ قرآنی نازل ہوتیں، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ ﷺ کو فوراً یاد ہو جاتیں۔ پھر آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کو قرآن پاک کے الفاظ کے معانی سمجھانے کے ساتھ ساتھ اس کے الفاظ بھی یاد کراتے تھے۔

04 تھوڑی ہی مدت میں صحابۂ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت کو قرآن پاک حفظ ہو گیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ عرب کو قوتِ حافظہ خوب عطا کی تھی، جس کی وجہ سے شروع شروع میں قرآن پاک کی حفاظت کے لیے اس خداداد قوتِ حافظہ سے ہی کام لیا جاتا رہا۔

05 قرآن پاک کو حفظ کرنے کے علاوہ حضور اکرم ﷺ نے اسے لکھوانے کا بھی خاص اہتمام فرمایا۔ حضرت زید بن ثابتؓ آپ ﷺ کے کاتب وحی تھے۔

06 وحی نازل ہونے پر حضورِ اکرم ﷺ ان کو بلاتے اور وحی لکھوا دیتے تھے۔ کیونکہ اس وقت کاغذ میسر نہ تھا' اس لیے کاغذ کی بجائے ہڈیوں کے ٹکڑوں' درختوں کے پتوں' چمڑے کے پارچوں' پتھر کی سلوں' کھجور کی شاخوں اور بانس کے ٹکڑوں سے یہ کام لیا جاتا رہا۔

07 کتابتِ وحی کے لیے حضرت زید بن ثابتؓ کے علاوہ' خلفائے راشدین اور دیگر صحابۂ کرامؓ بھی اپنی یادداشت کے لیے آیاتِ قرآنی اپنے پاس لکھ لیتے تھے۔

08 آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہدِ خلافت میں' حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو قرآن پاک کو جمع کروانے کا مشورہ دیا۔

09 جنگِ یمامہ میں قرآن کریم کے حفاظ کی ایک بڑی جماعت شہید ہوگئی تھی۔ اس لیے قرآن پاک کا ایک مستند نسخہ تیار کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

10 حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کچھ تامل کے بعد' حضرت عمر فاروقؓ کے مشورے کے مطابق قرآن پاک کو جمع کروانے کا کام شروع کر دیا اور حضرت زید بن ثابت انصاریؓ کو اس کام پر لگا دیا

11 انہوں نے ایک طرف تو وہ تمام لکھے ہوئے اجزاء جمع کر لیے جو آپ ﷺ نے چھوڑے تھے۔ دوسری طرف صحابہ کرامؓ کے پاس قرآن پاک کا جو جو حصہ بھی لکھا ہوا موجود تھا وہ جمع کر لیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ حفاظِ قرآن سے بھی مدد لی۔ ان تینوں ذرائع کی متفقہ شہادت کے بعد اور کامل صحت کا اطمینان کرنے کے بعد قرآن پاک کا ایک ایک لفظ مصحف میں ثبت کر لیا۔

12 قرآن پاک کا یہ معیاری نسخہ تیار کر کے اُمّ المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس رکھوا دیا' اور لوگوں کو عام اجازت دے دی گئی، کہ جو چاہے اس کی نقل کرے اور جو چاہے اس سے موازنہ کر کے اپنے نسخہ کو صحیح کر لے۔

13 حضرت عثمانؓ کے زمانے میں جب اسلام دُنیا کے مختلف حصوں میں پھیلا' اور عربوں کے علاوہ دوسری قوموں کے لوگ بھی دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے' تو اس طرح بڑے پیمانے پر عرب و عجم کے اختلاط سے عربی زبان متاثر ہونے لگی' تو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ اگر پہلے کی طرح اب بھی دوسرے لہجوں اور محاوروں کے مطابق قرآن پاک کی تلاوت کرنے کی اجازت باقی رہی تو اس سے طرح طرح کے فتنے کھڑے ہو جائیں گے۔

14 جیسا کہ حضرت عثمانؓ خود بھی اس خطرے کا احساس پہلے ہی کر چکے تھے۔ اور ان کو یہ اطلاع بھی ملی تھی کہ خود مدینہ طیبہ کے اندر ہی مختلف اساتذہ کے شاگرد، جب آپس میں ملتے' تو ان میں اختلاف ہوتا' اور یہ اختلاف وہاں فتنے کو دعوت دیتا۔

15 اسی سے ملتی جلتی خبر حضرت حذیفہ بن یمانؓ (جو کہ آرمینیا اور آذربیجان کے محاذ پر جہاد میں مشغول تھے) نے بھی دی' کہ وہاں کے لوگوں میں قرآن کی قراءتوں کے بارے میں سخت اختلاف ہو رہا ہے۔ اس پر حضرت عثمانؓ نے اپنے جلیل القدر صحابۂ کرامؓ کے مشورے سے تمام

ممالکِ اسلامیہ میں صرف اسی معیاری نسخۂ قرآن کی نقلیں شائع کرنے کی اجازت دی' جو کہ حضرت ابو بکرؓ کے حکم سے ضبطِ تحریر میں لایا گیا تھا۔ باقی تمام مصاحف کی اشاعت ممنوع قرار دے دی گئی۔

16 حضرت عثمانؓ کے اس کارنامے کو پوری اُمت نے پسند فرمایا' (ماسوائے حضرت عبداللہ بن مسعود کے جن کو اس معاملے میں کچھ رنجش تھی) باقی تمام صحابہ کرامؓ نے اس کام میں حضرت عثمانؓ کی تائید کی اور حمایت فرمائی۔

17 آج جو قرآن پاک ہمارے ہاتھوں میں ہے' یہ بالکل اسی مصحفِ صدیقی کے عین مطابق ہے' جس کی نقلیں حضرت عثمانؓ نے سرکاری اہتمام سے تمام ممالکِ اسلامیہ میں بھجوائی تھیں۔ حضرت عثمانؓ کے مذکورہ بالا کارنامے کے بعد پوری اُمت کا اس پر اجماع ہو گیا کہ قرآن کریم کو رسمِ عثمانیؓ کے خلاف کسی اور طریقے سے لکھنا جائز نہیں۔

18 اس کے بعد قرآن پاک کے تمام مصاحف اسی طریقے کے مطابق لکھے گئے' اور صحابہؓ اور تابعین نے مصاحفِ عثمانیؓ کی نقول تیار کر کے قرآنِ کریم کی بڑے وسیع پیمانے پر اشاعت کی۔

19 شروع شروع میں اہلِ عرب میں حروف پر نہ نقطے اور نہ ہی حرکات (زیر' زبر' اور پیش وغیرہ) لگانے کا رواج تھا' کیونکہ اس وقت ان کی ضرورت بھی پیش نہیں ہوتی تھی' پڑھنے والے سیاق و سباق کی مدد سے مشتبہ حروف میں بھی امتیاز آسانی سے کر لیتے تھے۔

20 عہدِ عثمانیؓ تک قرآن پاک کے حروف نقاط و حرکات سے خالی تھے۔ بعد میں جب اسلام عجمی ممالک میں اور زیادہ پھیلا تو اس وقت نقاط و حرکات اور رموز و اوقاف کی ضرورت کے پیشِ نظر ان کا استعمال بھی عمل آیا۔

> Home Page

استدعا

> Home Page

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور انسانی طاقت و بساط میں جو کچھ ہے اس کے مطابق، خلوصِ نیت سے ہر ممکن کوشش کی گئی ہے، کہ ان صفحات میں فراہم کردہ معلومات، دینِ اسلام ہی کے متعلق ہوں اور یہ بھی بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ معلومات قرآنِ کریم کے ترجمہ و تفسیر اور احادیث پاک سے لی جائیں اور بالکل درست ہوں۔ ٹائپنگ، کمپوزنگ اور ایڈیٹنگ وغیرہ بھی بڑی احتیاط، نہایت توجہ اور محنت سے کی گئی ہے، تاکہ اس میں بھی کوئی غلطی نہ رہے۔ اس کے باوجود ان تمام مراحل کے دوران اگر کہیں زیر، زبر، پیش یا کوئی ایک آدھ لفظ وغیرہ چھوٹ جائے تو اس کو غلطی نہیں کہتے۔ کیونکہ باوجود ہر امکانی انسانی کوشش کے ایسی خفیف نادانستہ لغزش قابلِ گرفت نہیں ہوتی، بلکہ قابلِ معافی ہوتی ہے۔ انسان خطا کا پتلا ہے، اس لیے آپ سے استدعا ہے کہ اگر دورانِ مطالعہ آپ کو کسی قسم کی غلطی کا شبہ ہو، تو برائے مہربانی ہمیں ہمارے دیئے گئے ایڈریس پر، اس سے مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں، تاکہ فوری طور پر ایسی غلطی کا تدارک کیا جا سکے۔

انسانی زندگی (یعنی موت سے پہلے کی زندگی، جس کو موت ختم کر دیتی ہے، اور موت کے بعد کی زندگی، جو موت کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیتی ہے) کے متعلق یہ اہم معلومات یاددہانی کے طور پر آپ تک پہنچ چکی ہیں۔ یہ کیسے اور کس نے آپ تک پہنچائی؟ اس پر سوچنے کی بجائے صرف ان معلومات کے درست یا درست نہ ہونے پر زیادہ غور فرمایئے گا، تو یقیناً آپ ان سے ضرور فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ جب بھی فارغ ہوں، تو یہ معلومات ضرور پڑھ لینا اور اگر ممکن ہو، تو یہ آگے کسی کو منتقل ضرور کر دینا اور منتقل کرتے رہنا۔ ہو سکتا ہے وہ دوسرا انسان ان معلومات سے، ہم سے بہتر فائدہ اُٹھا لے۔

اُمید ہے کہ آپ اس سلسلہ میں ہمارے ساتھ تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے، اور ہماری یہ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس تعاون کا بہت اجر و ثواب عطا فرمائے۔ (آمین)

(مؤلّف)
"تذکرۂ امتحان اور پیغام برائے اعلیٰ مقام"
Universal Talent & Thoughts Creation !

R. Nawaz | Deputy Organizer of "Islamic Informative Worldwide Competitions" (IIWC)
Universal Talent & Thoughts Creation ! (UTTCS)
WhatsApp / Mob # +92 313 733 7527 | Mail: info@uttcs.com | tazkara01@gmail.com | www.uttcs.com

اسلامی معلومات کی یاددہانی کا سنہری موقع ! | اسلامی معلوماتی مقابلہ | ہر کوئی گھر بیٹھے مفت حصہ لے کر مختلف انعام جیت سکتا ہے !

Your efforts will be appreciated if you kindly continue forwarding this matter to your nearby and known persons.